سلسلہ
مواعظ حسنہ
نمبر ۶۳

حقوق الرِّجال

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ : گلشنِ اقبال، کراچی

سلسلہ مواعظ حسنہ نمبر ۶۳

حقوق الرِّجال

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ

اور

حضرت مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

www.khanqah.org

ضروری تفصیل

وعظ : حقوق الرجال (شوہر کے حقوق)

واعظ : عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ وعظ : ۲۹ رجب المرجب ۱۴۱۰ھ مطابق ۲۶ فروری ۱۹۹۰ء بروز پیر

مقام وعظ : لنیشیا (جنوبی افریقہ)

مرتب : حضرت سید عشرت جمیل میر صاحب مدظلہ (خلیفہ مُجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ)

تاریخ اشاعت : ۲ شعبان المعظم ۱۴۳۶ھ مطابق ۲۱ مئی ۲۰۱۵ء بروز جمعرات

زیرِ اہتمام : شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی
پوسٹ بکس: 11182 رابطہ: +92.21.34972080، +92.316.7771051
ای میل: khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدد زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرین دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

www.khanqah.org

عنوانات

جینے کا ڈھنگ بتانے کا حق کس کو ہے؟ ۶
دل کی سختی اور غفلت کا علاج ۷
زندگی کو کب اور کس پر فدا کریں؟ ۱۰
معراج کے واقعات کی تفہیم ایک مثال سے ۱۱
موت کی حیات پر تقدیم کی وجہ ۱۲
اللہ کی یاد میں دل لگانے کا طریقہ ۱۴
نظربازوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا ۱۴
آنکھوں کا زِنا ۱۵
بے حیائی کا جدید نام ۱۶
پردہ کی اہمیت ۱۶
اللہ کی طرف سے بندوں کی تین آزمائشیں ۱۷
عقل وفہم کی آزمائش ۱۷
پرہیز گاری وتقویٰ کی آزمائش ۱۸
طاعتِ الٰہی کی آزمائش ۱۹
اسماء عَزِیْزٌ اور غَفُوْرٌ ساتھ نازل ہونے کا راز ۱۹
عورتوں کے لیے کچھ نصیحتیں ۱۹
شوہر کو راضی رکھنا ۲۰
ماں باپ سے شوہر کی شکایت نہ کریں ۲۰
شوہر کی ناقدری اور ناشکری نہ کریں ۲۱
شوہر کا دل نرم کرنے کا وظیفہ ۲۱

www.khanqah.org

ساس سے بنا کے رکھنا عقل مندی ہے ۲۲
بہشتی زیور کے ساتویں حصے کا مطالعہ ۲۳
فضول خرچی نہ کریں ۲۳
شوہر سے زیادہ فرمائش نہ کریں ۲۳
مال کا صحیح مَصرف ۲۵
بغیر نکاح لڑکی کا منگیتر سے ملنا جلنا حرام ہے ۲۶
بلا ضرورت نامحرموں سے گفتگو نہ کریں ۲۸
مدرسۃ البنات کے متعلق ضروری ہدایات ۲۹
ناخن پالش اور لپ اسٹک کا حکم ۳۰
عورتوں کا بال کٹوانا موجبِ لعنت ہے ۳۱
عورتیں پنڈلیاں اور ٹخنے چھپائیں ۳۱
شوہر کے بھائی سے پردے کا حکم ۳۱
بیوی کی بہن سے پردے کا حکم ۳۲
بالوں کے پردے کا حکم ۳۲
باریک لباس کی حرمت ۳۳
گھر سے برقعہ پہن کر نکلو ۳۳
شرعی پردہ کن سے ہے؟ ۳۴
ملازمت......عورت کے لیے ذِلت کا سامان ۳۴

www.khanqah.org

حقوق الرجال

(شوہر کے حقوق)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی، اَمَّا بَعۡدُ

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تَبٰرَکَ الَّذِیۡ بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ ۫ وَ ہُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ﴿۱﴾ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَ الۡحَیٰوۃَ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا ؕ وَ ہُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ﴿۲﴾[1]

معزز حاضرین، میری بیٹیو اور بہنو! اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک ہماری ہدایت کے لیے نازل کیا ہے، تاکہ ہر شخص زندگی اللہ کی مرضی کے مطابق گزارے۔ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ سورۂ ملک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ دُنیا امتحان کی جگہ ہے اور اللہ نے ہم کو دنیا میں امتحان کے لیے بھیجا ہے، عیش کرنے کے لیے نہیں بھیجا، لہٰذا نفس وشیطان کے راستے میں چلنا اور اپنے مالک کو ناراض کرنا اور پھر قبر میں جاکر عذاب میں مبتلا ہونا نادانی اور عقل کے خلاف ہے۔

جینے کا ڈھنگ بتانے کا حق کس کو ہے؟

دُنیا میں کسی کو حق نہیں کہ ہم کو جینے کا راستہ بتائے، نہ امریکا کو، نہ افریقہ کو، نہ روس کو، نہ جاپان کو، کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ بتائیں کہ ہم کس طرح زندگی گزاریں۔ جینے کا راستہ بتانے کا حق صرف اللہ تعالیٰ کو ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے رسول خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حق دیا ہے کہ وہ ہمیں جینے کا راستہ بتائیں۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چل کر ہی ہم دنیا اور آخرت

[1] الملك:١-٢

میں آرام سے رہ سکتے ہیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خالق اور مالک ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے مالک کو ناراض کرے تو ساری دنیا اس کو آرام نہیں پہنچا سکتی اور مالک بھی ایسا طاقت والا مالک ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی طاقتور نہیں ہے۔ بہت سی عورتوں نے سینما، وی سی آر، گانا بجانا، بے حیا ہو کر باہر نکلنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں زندگی گزارنا شروع کی، لیکن جب اللہ کا غضب نازل ہوا اور بلڈ پریشر، کینسر، گردے میں پتھری جیسی خطرناک بیماریوں میں مبتلا فرمادیا تو ان کا سارا عیش اور سارا حُسن خاک میں مل گیا۔ ابھی اسی ہفتہ کی بات ہے کہ جنوبی افریقہ میں میرے ایک دوست کی سترہ سالہ بیٹی ایکسیڈنٹ میں جاں بحق ہوگئی، ابھی تو شادی بھی نہیں ہوئی تھی۔ اس لیے مَرد ہو یا عورت ہر وقت یہ سوچنا چاہیے کہ معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کس وقت اپنے پاس بلالیں اور حساب وکتاب شروع ہوجائے کہ بتاؤ! تم نے اپنی زندگی کس طرح گزاری؟

میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو! یہ اللہ تعالیٰ کا انعام ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر چلے گا، خواہ مَرد ہو یا عورت فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً[۲] اللہ تعالیٰ اس کو لطف والی، مزے دار زندگی عطا فرمائیں گے، بڑے آرام وسکون کی زندگی دیں گے۔ اور جو مَرد اللہ کی نافرمانی کرے گا ہرگز سکون نہیں پاسکتا۔ اسی طرح جو عورت اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف بے پردہ گھومے گی، نماز نہیں پڑھے گی، شوہر کو ستائے گی، اللہ تعالیٰ کی کسی نوع کی نافرمانی کرے گی اس کی زندگی بے آرام گزرے گی، اس کو چین نہیں ملے گا اور جس وقت موت آئے گی تو نافرمانی کے سارے مزے ختم ہوجائیں گے۔

حکیم الامت مجدّد الملّت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نور اللہ مرقدہٗ فرمایا کرتے تھے کہ جو مَرد اور عورت اپنی اصلاح چاہے، وہ اِس مراقبہ کو روزانہ کرلیا کرے کہ میری جان نکل گئی ہے اور مجھے نہلایا جارہا ہے، پھر کفن میں لپیٹ کر مجھے قبر کے گڑھے میں ڈالا جارہا ہے، کئی من مٹی میرے اُوپر ڈالی جارہی ہے۔

دل کی سختی اور غفلت کا علاج

حکیم الامت مجدّد الملّت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ جنہوں نے

[۲] النحل: ۹۷

بہشتی زیور لکھی ہے، بہت بڑے عالم ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا دل سخت ہو گیا ہو اوراللہ تعالیٰ کی یاد میں لگنے کے بجائے گناہوں کے تقاضوں سے پریشان کرتا ہو یعنی دل میں سختی آگئی ہو جس کو عربی زبان میں قَسَاوَۃٌ کہتے ہیں، تو ایسے دل کی اصلاح کے لیے حدیث شریف میں ایک نسخہ بیان کیا گیا ہے۔ حضرت سیدہ طاہرہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہماری ماں ہیں، سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیوی ہیں اور حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں، اُن سے ایک خاتون نے کہا کہ اے میری ماں! آج کل میرا دل نماز میں، قرآن شریف کی تلاوت میں نہیں لگتا، دل سخت ہو گیا ہے، کیا کروں؟ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہانے فرمایا کہ تم ایک کام کرو، روزانہ موت کو یاد کرو کہ میری موت آگئی ہے، اہل وعیال، اچھے اچھے کپڑے، شاندار مکان سب چھوٹ گیا ہے۔ چند دنوں کے بعد وہ بی بی آئی اور کہا کہ اے میری ماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے، میرا دل اللہ سے لگ گیا، دل کی سختی دُور ہو گئی، اب نماز میں بھی مزہ آرہا ہے اور قرآن شریف کی تلاوت میں بھی مزہ آرہا ہے۔

اِس حدیث شریف کی روشنی میں حکیم الامت مجدد الملّت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کا دل سخت ہو گیا ہو، گناہ نہ چھوٹتے ہوں، خدا کا خوف نہ معلوم ہوتا ہو، گناہ کے تقاضے سے پاگلوں کی طرح گناہ کی طرف بھاگتا ہو اور اسے اپنی عبدیت اور مخلوق ہونے کا بھی احساس نہ ہو کہ میں کس کا بندہ ہوں، میرا کوئی مالک بھی ہے، ایسے پاگلوں اور سخت دل والوں کے لیے عجیب وغریب علاج بیان فرمایا، جو سو فیصد مفید ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ، چاہے مَرد ہو یا عورت جو بھی اس علاج کو کرے گا اس کا دل نرم ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ سے جڑ جائے گا اور نفس وشیطان سے کٹ جائے گا۔ وہ علاج کیا ہے؟ روزانہ جب سونے لگے تو پانچ منٹ یہ سوچے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو بلا لیا، موت آگئی، ہماری روح نکل گئی، سب لوگ مجھ کو نہلا رہے ہیں، نہلانے کے بعد کفن لپیٹ رہے ہیں، اس کے بعد لوگ مجھے قبرستان لے جارہے ہیں، میرے ماں باپ، بیوی بچے، کاروبار، شاندار قالین، شاندار کپڑے اور سونے چاندی کے زیورات سب چھوٹ گئے۔ مجھے قبرستان میں لے جا کر قبر کے گڑھے میں ڈال دیا اور کئی من مٹی ڈال کر سب چلے گئے اور میں بزبانِ حال یہ پڑھ رہا ہوں؂

www.khanqah.org

شکریہ اے قبر تک پہنچانے والو شکریہ
اب اکیلے ہی چلے جائیں گے اِس منزل سے ہم

اور وہ مُردہ یعنی مرنے والا یا مرنے والی یہ شعر بھی بزبانِ حال پڑھتا ہے یا پڑھتی ہے ؎

دبا کے قبر میں سب چل دیے دُعا نہ سلام
ذرا سی دیر میں کیا ہوگیا زمانے کو

کوئی بھی تمہارے ساتھ قبر کے اندر نہ آیا، سب نے چھوڑ دیا، نہ امّاں کام آئی، نہ ابّا، نہ شوہر کام آیا، نہ بچے کام آئے، قبر میں تنہا پڑے ہو۔ اب قبر میں سوالات ہورہے ہیں کہ تمہارا ربّ کون ہے؟ پھر مراقبہ کرو کہ قیامت کا دن آ گیا، اللہ تعالیٰ کے سامنے ہم سب پیش ہورہے ہیں، اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ اے عورت! تونے اپنی جوانی کو کس طرح استعمال کیا؟ اپنی آنکھوں کو کہاں استعمال کیا؟ نماز پڑھتی تھی یا نہیں؟ روزہ رکھتی تھی یا نہیں؟ نامحرم اور غیر مَردوں سے پردہ کرتی تھی یا نہیں؟ اگر عمل اچھا ہوا تو جنت ملے گی اور اگر عمل خراب ہوا تو فرشتے گھسیٹ کر دوزخ میں داخل کردیں گے، سارا عیش ناک کے راستے سے نکل جائے گا۔

یہ دُنیا امتحان کی جگہ ہے۔ ہم یہاں چند روز کے لیے آئے ہیں۔ خدا کے لیے اپنی جانوں پر ہم بھی رحم کریں اور آپ بھی کریں۔ چند دن کے عیش کو مت دیکھو، ہمیشہ رہنے والی زندگی کو دیکھو، جو آخرت میں اللہ تعالیٰ سب کو عطا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت کے راستے پر چلائے۔

میں عرض کررہا تھا کہ روزانہ اصلاح کے لیے قبرستان کو یاد کرلیا کرو کہ سترہ سال کی جوان لڑکی جس کی ابھی شادی بھی نہیں ہوئی تھی، ایکسیڈنٹ میں انتقال کرگئی ۔ ایسی کتنی جوانیاں قبر میں سورہی ہیں، لہٰذا یہ مت سوچو کہ جب ہم بڈھی ہوجائیں گی پھر ہم اللہ والی بنیں گی اور جنت بنالیں گی۔ یہ محض حماقت ہے، اس لیے کہ خدائے تعالیٰ بچپن میں بھی موت دیتا ہے اور جوانی میں بھی موت دیتا ہے اور جس کو جس وقت چاہے بلالیتا ہے۔

میں جب طبیہ کالج الٰہ آباد میں پڑھتا تھا، تو میرا ایک اٹھارہ سال کا ساتھی تھا جو میرے ساتھ طبیہ کالج جایا کرتا تھا۔ اچانک ایک ہفتہ بیمار رہ کر اُس کا انتقال ہوگیا۔ اُس زمانے

www.khanqah.org

میں میں چھٹیوں میں اپنے گاؤں گیا ہوا تھا۔ جب واپس آیا تو میں اُس کے گھر گیا، دروازہ کھٹکھٹایا، اُس کی ماں نکلی، میں نے کہا کہ میرا کلاس فیلو، میرا دوست کہاں ہے؟ اُس نے کہا کہ وہ تو قبرستان میں لیٹا ہوا ہے۔ تو زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے۔

حرم شریف میں مدرسہ صولتیہ ہے، اس کے مہتمم کے سگے بھائی پینتالیس سال کی عمر تھی، چائے پی رہے تھے، کسی قسم کی کوئی بیماری نہیں تھی، کبھی ہارٹ اٹیک نہیں ہوا تھا، بالکل صحت مند تھے، چائے پیتے پیتے ایک گھونٹ پیا، چائے کی پیالی ہاتھ سے گر گئی اور انتقال ہوگیا۔ اس لیے ہر وقت اپنی موت کو سامنے رکھو، اسی لیے ہمارے بزرگ ہمیشہ ہماری ہدایت کے لیے ایک شعر پڑھا کرتے تھے۔

نہ جانے بلالے پیا کس گھڑی
تو رہ جائے تکتی کھڑی کی کھڑی

زندگی کو کب اور کس پر فدا کریں؟

نہ جانے اللہ تعالیٰ کس وقت بلالے، کسی کی گارنٹی نہیں ہے کہ ہم لوگ اتنے دن تک جئیں گے، لہٰذا یہ سوچنا کہ جب بڈھے ہوجائیں گے یا جب بڈھی ہوجاؤں گی، تو ہم خوب حج اور عبادات کریں گے، لیکن میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو! جب آپ گوشت منگواتی ہیں تو کیا کہتی ہیں کہ بڈھے بکرے کا گوشت لانا؟ یا کہتی ہیں کہ جوان بکرے کا لانا؟ میری بات کو ذرا غور سے سننا، بتاؤ! زندگی کا کون سا حصہ بہتر ہے، جوانی یا بڑھاپا؟ زندگی کا کون سا زمانہ اچھا ہوتا ہے؟ جوانی کا۔ تو اللہ اور رسول کو کون سا تحفہ دینا چاہتی ہو، جوانی کا یا بڑھاپے کا؟ شرم آنی چاہیے اور توبہ کرنی چاہیے کہ اللہ اور رسول کے لیے کیا سوچا ہوا ہے کہ جب بڈھے ہوجائیں گے، آنکھوں پر گیارہ نمبر کا چشمہ لگے گا، کمر جھک جائے گی، کوئی نانی اماں بن جائے گی، کوئی نانا ابّا بن جائے گا، اس وقت بڑھاپے میں خدا کو یاد کرنے کا سوچا ہوا ہے۔ بڑی ناشکری کی بات ہے۔ خدا نے ہم کو آپ کو جو جوانی دی ہے اُسے اللہ پر فدا کرو، شکلوں پر مت جاؤ، بت پرستی سے توبہ کرو، یہ فانی چیزیں ہیں۔ آپ نے دیکھا جو لڑکی سولہ سال کی ہے کبھی نانی بن جائے گی، گیارہ نمبر کا چشمہ لگے گا، منہ میں دانت نہیں رہیں گے، جھکی جھکی چلے گی، ایسے ہی لڑکوں کا

www.khanqah.org

بھی حال ہے۔ آج جو چودہ سال کے اٹھارہ سال کے اچھے لگتے ہیں، کچھ دن کے بعد ان کے گال پچک جائیں گے، دانت باہر آجائیں گے، بال سفید ہو جائیں گے اور گیارہ نمبر کا چشمہ لگ جائے گا اور بڑے میاں ہو جائیں گے۔ اس پر میرا ایک شعر ہے ؎

کمر جھک کے مثل کمانی ہوئی
کوئی نانا ہوا کوئی نانی ہوئی

لٰہذا ظاہری حسن پر مت جاؤ، اپنے رب کو یاد کرو، قبر میں جس وقت عذاب شروع ہو گا گناہوں کے سارے مزے ناک کے راستے نکل جائیں گے۔ جلتی ہوئی دیا سلائی ہو یا گرم توا ہو، آپ اس پہ انگلی رکھیں تو پتا چل جائے گا۔ انتہائی بے فکری کی بات ہے کہ ہم عذاب سے نہ ڈریں جبکہ خبر دینے والا صادق اور امین ہے، جس کی صداقت کی گواہی دشمن بھی دیتے تھے، اِس لیے اللہ تعالیٰ کے لاڈلے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا اس پر ایمان لاؤ، یقین کرو۔

معراج کے واقعات کی تفہیم ایک مثال سے

جیسے ایک مچھلی دریا سے باہر نکل کے دیکھ آئے کہ شکاری لوگ ہمیں شکار کرنے آئے ہیں، ان کے پاس جال بھی ہے اور چاقو چھری بھی ہے۔ مچھلی جس نے یہ سب تماشا دیکھا، اس نے واپس آکر پانی میں موجود دوسری مچھلیوں کو سب بتادیا کہ دیکھو دریا کے باہر شکاری لوگ آئے ہیں، ذرا ہوشیار رہو۔ اُن کے پاس تمہیں پھنسانے کے لیے جال بھی ہے اور چارہ بھی ہے، چھری اور چاقو بھی ہے۔ اگر تم اُن کے جال میں چلی گئیں یا اُن کا چارہ کھالیا تو وہ تمہیں پکڑ کر لے جائیں گے۔ پھر چاقو سے تمہاری بوٹیاں بنائیں گے، پھر تیل گرم کرکے تم کو آگ میں تلیں گے اور بتیس دانت تمہاری ایک ایک بوٹی کو کھائیں گے اور تمہاری ہڈیوں کو بلی کتے چبائیں گے۔ مچھلیاں کہتی ہیں کہ یہ ہمیں بے وقوف بنارہی ہے، چارہ کھاؤ اور عیش کرو، یہاں نہ کوئی جال نظر آرہا ہے، نہ چھری چاقو ہے، نہ شکاری ہیں، نہ آگ ہے۔ مچھلیاں بے فکر ہو گئیں اور اِسی بے فکری کے عالم میں وہ چارہ بھی کھالیا جو شکاریوں نے کانٹے پر لگایا تھا۔ جب شکاری نے اُن کو پکڑ کر باہر نکال لیا تب یقین آیا کہ وہ مچھلی تو صحیح کہہ رہی تھی۔ شکاریوں نے اُن مچھلیوں کو کاٹ کر بوٹیاں بنادیں، پھر تیل میں پکا کر اُن کے کباب بنادیے، اُن کو پکار رہے ہیں،

www.khanqah.org

پھر ان کو بتیس دانتوں سے چبایا، اس کے بعد بلّیاں کتے ان کی ہڈیاں بھی چبا گئے۔ اب پتا چلا کہ وہ مچھلی صحیح کہہ رہی تھی، لیکن اب ایمان لانے سے کچھ فائدہ نہیں۔ اگر بغیر دیکھے بات مان لیتیں تو یہ دن نہ دیکھنے پڑتے، چناں چہ جنھوں نے اس مچھلی کی بات مانی وہ محفوظ رہیں۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم معراج میں آسمانوں کے اُوپر جا کر عالمِ آخرت کو دیکھ آئے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کو دیکھا، جنت کو دیکھا، اللہ تعالیٰ کا دیدار کیا اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کیں۔ کافر بھی کہتے تھے کہ اَنْتَ صَادِقٌ اَمِیْنٌ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بڑے سچے اور بڑے امانت دار ہیں، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات مانو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ ماننا تباہی کو مول لینا ہے۔

میں نے سورۂ ملک کی جو آیت تلاوت کی ہے اس کی اب تفسیر بیان کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تَبٰرَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ بہت برکت، بڑا عظیم الشان ہے وہ جو سلطنت اور ملک کا حقیقی مالک ہے اور وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہر چیز پر اس کو قدرت حاصل ہے، جس غریب کو چاہے امیر کردے اور جس امیر کو چاہے غریب کردے۔ صحت مند کو فالج گرا کر بالکل کمزور کردے اور عزت والے کو رُسوا کر کے ذلیل کردے۔ اللہ تعالیٰ کو ایسی قدرت ہے کہ رات کو خیریت سے سویا، صبح اس کے گردے میں پتھری ہوگئی، بلڈ کینسر ہوگیا۔ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں سب کچھ ہے۔

موت کی حیات پر تقدیم کی وجہ

آگے فرماتے ہیں۔ اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے موت کو پہلے بیان فرمایا۔ میرے مرشد شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اکابر اولیاء اللہ میں شمار ہوتے تھے۔ وہ میرے اُستاذ بھی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ میں پوچھتا ہوں کہ موت پہلے آتی ہے یا زندگی پہلے ملتی ہے؟ سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں کہ جب زندگی نہیں ہے تو موت کیسے آئے گی؟ لیکن اللہ تعالیٰ نے موت کو زندگی سے پہلے بیان کیا کہ دیکھو اپنی زندگی میں موت کو سامنے رکھنا، ورنہ پردیس کی رنگینیوں میں پھنس کر تم آخرت کا وطن تباہ کردو گے۔ آج جو لوگ اپنی موت کو سامنے رکھتے ہیں اُن کی زندگی اللہ والی زندگی ہوتی

www.khanqah.org

ہے۔ مَرد بھی ولی اللہ بن جاتے ہیں، عورت بھی اللہ کی ولیہ بن جاتی ہے۔ حضرت رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کتنی بڑی ولی اللہ تھیں۔ بہت سی عورتیں بھی ولی اللہ گزری ہیں، بلکہ بعض کی بزرگی مَردوں سے بھی بڑھ گئی۔ ایک اللہ والے بزرگ نے ایک باندی خریدی۔ اس باندی نے رات کو ایک بجے کھڑے ہو کر تہجد شروع کر دی۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دُعا کر رہی تھی کہ اے خدا! آپ کو مجھ سے محبت ہے، اس محبت کے صدقے میں میری دعا کو قبول فرمالیجیے۔ اتنے میں وہ بزرگ بھی اُٹھ گئے، انہوں نے باندی کی دعا سن لی، شیخ نے پوچھا کہ اے لڑکی! تجھے کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو تجھ سے محبت ہے؟ تیرے پاس اس دعویٰ کی کیا دلیل ہے؟ باندی نے کہا ’’دلیل یہ ہے کہ میرے رب نے مجھے وضو کرا کرا اپنے حضور میں بلالیا، یہ دلیل ہے محبت کی کہ آپ چارپائی پر لیٹے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ میں وضو کر کے اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑی ہو کر تہجد پڑھ رہی ہوں۔‘‘

اِسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا خَلَقَ الْمَوْتَ اللہ نے موت کو پیدا کیا وَالْحَیٰوۃَ اور زندگی کو پیدا کیا۔ میرے شیخ نے فرمایا کہ اس میں بہت زبردست نصیحت ہے کہ ساری زندگی موت کو مت بھولنا۔ سورۂ ملک کی آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ ہم نے موت کو پیدا کیا اور زندگی کو بھی حالاں کہ زندگی پہلے ملتی ہے، اس لیے عقلاً حَیٰوۃٌ کو پہلے نازل ہونا چاہیے تھا کہ میں زندگی دیتا ہوں اس کے بعد موت دیتا ہوں، لیکن اللہ تعالیٰ موت کو پہلے بیان فرمارہے ہیں۔ علمائے کرام اس کی تعبیر میں فرماتے ہیں کہ موت کو اس لیے پہلے بیان کر دیا کہ جو زندہ لوگ موت کو بھول جائیں گے اس کی زندگی جانور سے بدتر ہو جائے گی۔ جو آخرت کی تیاری نہیں کریں گے وہ پاگلوں کی طرح گناہوں کی طرف، سینما، وی سی آر، ننگی فلمیں، ویڈیو، ریڈیو اور خدا جانے آج کل کیا کیا خرافات ہیں، ان میں پڑ جائیں گے، اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر احسان فرمایا کہ موت کو پہلے بیان فرمادیا، تاکہ آزمائیں کہ میرے بندے زندگی میں موت کو سامنے رکھتے ہیں یا نہیں؟ وطنِ آخرت کو سامنے رکھتے ہیں یا نہیں؟ جو زندگی موت کو سامنے رکھتی ہے وہ زندگی اللہ والی ہو جاتی ہے اور جو زندگی موت کو بھول جاتی ہے وہ زندگی شیطان والی ہو جاتی ہے۔ تو جس شخص کو گناہوں سے بچنے کی توفیق نہ ہو اور اس کا جی عبادت میں نہ لگے اور وہ گناہوں کو نہ چھوڑے اور اللہ کی عبادت نہ کرے تو سمجھ لو کہ

اللہ تعالیٰ سے وہ بہت ہی دور ہے۔ فکر کرو۔ پہلے زبردستی عبادت کراؤ، نفس پر جبر کرکے گناہ چھڑاؤ، نفس کو غلام بناؤ پھر اللہ تعالیٰ اپنی عبادت کا خود مزہ دے گا۔

اللہ کی یاد میں دل لگانے کا طریقہ

میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو! اللہ تعالیٰ کی یاد میں پہلے بہ تکلف اپنے آپ کو لگاؤ، ذِکر اللہ کی بہ تکلف عادت ڈالو، اس کے بعد عادت ہو جائے گی تو پھر نہیں چھوٹے گی، جیسے پان کی عادت نہیں چھوٹتی، تمباکو کی عادت نہیں چھوٹتی۔ جس نے کبھی تمباکو نہ کھایا ہو اس کو کھلا دو تو اُلٹی ہو جائے گی، لیکن جب عادت پڑ جاتی ہے تو جو لوگ پان تمباکو کھاتے ہیں اگر نہیں پاتے تو پاگلوں کی طرح پوچھتے ہیں کہ ارے بھئی! کہیں پان ملتا ہے؟ کہیں پان ملتا ہے؟ جب بُری چیز منہ کو لگ جاتی ہے تو نہیں چھوٹتی، لہٰذا جب اللہ کے ذِکر کی اچھی عادت پڑ جائے گی تو ان شاء اللہ اس کی یاد کے بغیر نیند بھی نہیں آئے گی۔ جو لوگ بغیر ذِکر اللہ کے خراٹے مارتے ہیں، یہ وہ غافلین ہیں جن کو ابھی تک اللہ تعالیٰ کے نام کا مزہ نہیں ملا۔

جس طرح تمباکو کے عاشق پوچھتے ہیں کہ پان کہاں ملتا ہے؟ اِسی طرح جو اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں وہ بھی اللہ والوں سے پوچھتے ہیں کہ اللہ کہاں ملتا ہے؟ کیسے ملتا ہے؟ پان کی محبت تو سمجھ میں آگئی، اللہ تعالیٰ کی محبت کیوں سمجھ میں نہیں آتی؟ اللہ کی محبت خوش نصیب عورتوں کو، خوش قسمت مَردوں کو ملتی ہے۔ وہ پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کیسے ملتا ہے؟ اللہ تعالیٰ عبادت سے ملتا ہے، گناہ چھوڑنے سے ملتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا کہ بے پردہ بھی پھرتی رہو اور اللہ کی ولیہ بھی بن جاؤ۔

نظر بازوں کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددُعا

لہٰذا مَرد ہو یا عورت جو بھی گناہ کرتا ہے اُس پر خدا کی لعنت برستی ہے۔ حضور خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ[۳]

۳ـ مشکوٰۃ المصابیح: ۲۷۰/۱، باب النظر الی المخطوبۃ وبیان العورات، المکتبۃ القدیمیۃ

www.khanqah.org

یہ حدیث شریف ہے، حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ لعنت کرے اُس مَرد پر جو عورتوں کو دیکھتا ہے اور لعنت فرمائے اُس عورت پر جو مَردوں کو دِکھاتی ہے۔ برقعہ نہ اوڑھنے کے لیے گرمی کا بہانہ کرتی ہے، لیکن شامی کباب اور بریانی سوئی گیس کے سامنے پکاتی ہے، اس وقت نہیں کہتی کہ گرمی لگ رہی ہے، صرف پیٹ میں کباب اور بریانی ٹھونسنے کے لالچ میں گرمی برداشت کرتی ہے، وہاں شکایت نہیں کرتی، لیکن اللہ تعالیٰ کے حکم کے معاملے میں بہانے چلتے ہیں۔ بتاؤ! ایسوں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت برسے گی یا نہیں؟ مَردوں پر بھی لعنت برستی ہے اور اس عورت پر بھی جو بے پردہ پھرتی ہے۔ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا ہے۔ آج لوگ ولیوں اور پیروں کی بددعا سے تو ڈرتے ہیں، لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے نہیں ڈرتے، جن کی غلامی کے صدقے میں بزرگی اور پیری ملتی ہے۔

لہٰذا جس وقت کسی حسین لڑکے یا لڑکی کو دیکھنے کا جی چاہے، فوراً نبی کی لعنت کو یاد کرلو کہ ہم کیا کررہے ہیں! ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا اپنے اوپر لے رہے ہیں۔ مجھے افسوس تو یہ ہے کہ جب انسان نفس کا غلام ہوجاتا ہے، تعلق مع اللہ کمزور ہوجاتا ہے تو ایسے پاگلوں کو خدا یاد بھی نہیں آتا۔

آنکھوں کا زِنا

بولیے صاحب! جس وقت کوئی حسین سامنے ہوتا ہے تو صحیح بخاری شریف کی حدیث یاد آتی ہے کہ زِنَا الْعَیْنِ النَّظَرُ مردوں کو، لڑکیوں اور لڑکوں کو دیکھنا آنکھوں کا زِنا ہے؟ یہ ارشاد حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں۔ کوئی لڑکی کسی لڑکے کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھے یا لڑکا کسی لڑکی کو دیکھے، تو دونوں کا حکم یہ ہے کہ یہ آنکھوں کا زِنا ہے اور زِنَا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ[۴] زبان کا زِنا یہ ہے کہ کوئی لڑکا کسی لڑکی سے گپ شپ ماررہا ہے، اس کو اپنا دوست بنارہا ہے، لیکن جب شہوت چڑھی ہو تو یہ حدیث کہاں یاد رہتی ہے کہ نامحرم سے شہوت سے بات کرنا زبان کا زنا ہے، اچھے اچھے دینداروں کو یاد نہیں رہتی۔ یہ دل کی سختی کی علامت ہے، اللہ تعالیٰ

[۴] صحیح البخاری:۲/۹۲۲،۹۲۳ (۶۲۷۵)، باب زنا الجوارح دون الفرج، المکتبۃ المظھریۃ

سے تعلق کی کمی کی بات ہے۔یہ شخص مخلص نہیں معلوم ہوتا۔ اگر اس کا ارادہ صحیح ہوتا، اللہ تعالیٰ مُراد ہوتا تو فکر ہوتی کہ ہم یہ کیا کررہے ہیں۔ ایسا شخص نفس کا غلام ہے، اللہ تعالیٰ کا صحیح بندہ ابھی نہیں بنا، ورنہ اس کو خدا ضرور یاد آتا کہ ہم یہ کیا کررہے ہیں جبکہ اللہ دیکھ رہا ہے۔

میرا ایک اُردو کا شعر سنیے! جو لوگ سمجھتے ہیں کہ مجھے کوئی نہیں دیکھ رہا ہے، یہ شعر خاص طور پر ان کے لیے ہے ؎

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہلِ جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے

جب کوئی لڑکی کسی لڑکے کو یا لڑکا کسی لڑکی کو دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ یہ دیکھ رہا ہے کہ یہ بے غیرت، بے حیا کیا کررہا ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کہ کسی نامحرم کو، کسی کی ماں بیٹی کو دیکھنا آنکھوں کازِنا ہے، ایسے ہی عورتوں کا مَردوں کو دیکھنا، لڑکیوں کا لڑکوں کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھنا یہ آنکھوں کا زنا ہے، ان سے بات چیت کرنا زبان کازِنا ہے۔ لیکن نفس کیا کہتا ہے کہ ارے! چند دن عیش کرلو، ایسے لوگوں کو قبر میں جانے کے بعد پتا چلے گا کہ اپنی زندگی کہاں ضایع کی ہے۔

بے حیائی کا جدید نام

آج تو تم اپنے کو ماڈرن کہہ کر اپنے اُوپر فخر کررہے ہو کہ ہماری لڑکی بڑی ماڈرن ہے، کالج میں فرسٹ آتی ہے، اخباروں میں اُس کے فوٹو دیے جارہے ہیں، حد ہے بے شرمی کی کہ اخبارات میں اس کے فوٹو دیتے ہیں۔ یہ کون لوگ ہیں؟ یہ مسلمان بھائی ہیں، حاجی صاحب ہیں، تسبیح ہر وقت ہاتھ میں ہے، لیکن بیٹی اگر فرسٹ ڈویژن میں پاس ہوئی تو اس کا نام اور اس کی تصویر اخبارات میں، ٹیلی ویژن میں دیتے ہیں۔ یہ کیا اسلام ہے؟

پردہ کی اہمیت

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیویاں، ہماری مائیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضرت عبد اللہ ابنِ ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نابینا صحابی تشریف لائے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے فرمایا اِحْتَجِبَا تم دونوں پردہ کرلو۔ ہماری دونوں

ماؤں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)! اَلَیْسَ ھُوَ اَعْمٰی؟ کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اَفَعُمْیَا وَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِہٖ[۵] اے میری دونوں بیبیو! کیا تم بھی اندھی ہو؟ کیا تم بھی نہیں دیکھتی ہو؟ اللہ اکبر! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو اندھے صحابی سے پردہ کروایا۔ جتنا گناہ مردوں کو نامحرم عورتوں کو دیکھنے سے ہوتا ہے، عورتوں کو بھی حرام ہے کہ غیر مردوں کو دیکھیں۔

اللہ کی طرف سے بندوں کی تین آزمائشیں

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوۃَ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا

اے عورتو اور مردو! ایمان والو! سن لو کہ ہم نے تمہیں سینما، وی سی آر اور عیش کے لیے نہیں بھیجا ہے، ہم نے تمہیں امتحان کے لیے بھیجا ہے۔ لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تاکہ خدا تمہیں آزمائے کہ تم اپنی مرضی پر چلتے ہو یا اللہ کی مرضی اور اللہ کے حکم کے مطابق زندگی گزارتے ہو۔

علامہ آلوسی السید محمود بغدادی رحمہ اللہ تعالیٰ نے روح المعانی میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانِ نبوت سے جن پر قرآنِ پاک نازل ہوا، اس آیت کی تین تفسیریں نقل فرمائی ہیں۔ اے میری ماؤں، بہنو! غور سے سنو۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں لِیَبْلُوَکُمْ اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا تاکہ خدا تمہیں آزمائے، مردوں کو بھی عورتوں کو بھی کہ کون ہے جو اچھے عمل کرتا ہے اور کون ہے جو نفس اور شیطان کی مانتا ہے اور گناہ گار زندگی، غفلت کی زندگی گزارتا ہے۔ اب اس آیت کی آپ لوگ تفسیر سنیے۔

عقل و فہم کی آزمائش

۱) اَحْسَنُ عَمَلًا کی تفسیر اوّل کیا ہے؟

---

۵ جامع الترمذی: ۲/۱۰۶، باب ما جاء فی احتجاب النساء من الرجال، ایچ ایم سعید

اَیُّ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَتَمُّ عَقۡلًا وَّ فَھۡمًا

تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو آزمائے، تاکہ خدا تمہارا امتحان لے کہ تم میں کون عقل مند ہے اور کون گدھا ہے۔ اس کو سمجھ لو کہ اللہ آزمانا چاہتا ہے کہ تم میں کون سے مَرد، کون سی عورتیں عقل مند ہیں اور کون سے مَرد، کون سی عورتیں گدھے اور کتوں کی طرح زندگی گزار رہے ہیں، کیوں کہ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی پر نہیں چلتا، شیطان کی مرضی پر چلتا ہے، گناہوں سے نہیں بچتا وہ کیا ہے؟ آپ لوگ بتائیے! کہ جو اللہ تعالیٰ کے حکم پر نہیں چلتا وہ عقل مند ہے یا بے وقوف؟ اصلی بے وقوف ہے۔ اس کو خوب سمجھ لو۔

پرہیز گاری و تقویٰ کی آزمائش

۲) دوسری تفسیر سرورِعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمائی؟

اَیُّ لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَوۡرَعُ عَنۡ مَّحَارِمِ اللہِ تَعَالٰی شَانُہٗ

یعنی اللہ تم کو آزمانا چاہتا ہے کہ کون ہے جو اللہ کی حرام کی ہوئی باتوں سے اور اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے بچتا ہے، احتیاط اور تقویٰ سے رہتا ہے، پرہیز گاری سے رہتا ہے۔ مَرد ہو یا عورت ہو اس آزمائش کے لیے اللہ نے تم کو پیدا کیا ہے، تاکہ معلوم ہو کہ سعید انسان وہ ہے جو امتحان کے زمانے میں امتحان کی تیاری کررہا ہے۔ عیش جنت میں کرنا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ہم سب کا خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائے۔ جنت میں عیش کریں گے، دُنیا تو امتحان کی جگہ ہے۔ دنیا کو جنت بنانے کی کوشش نہ کرو۔ سانڈ کی طرح، جانوروں کی طرح آنکھوں کو کانوں کو استعمال کررہے ہو، یہ جنت لینے کا ڈھنگ ہے؟ دیکھو! قرآنِ پاک کیا اعلان کرتا ہے؟ نافرمانی میں جس کو موت آئے گی اس کا چہرہ بھی کالا کردیا جائے گا۔ یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡہٌ[۲] نیک بندوں کے چہرے روشن ہوں گے، چمک دار ہوں گے اور گناہ گاروں کے چہرے کالے ہوجائیں گے جیسے چڑیا خانے میں لنگور دیکھتے ہو۔ خدا ہم سب کو منہ کالا ہونے سے بچائے۔

---

[۲] اٰل عمرٰن:۱۰۶

طاعتِ الٰہی کی آزمائش

۳) تیسری تفسیر کیا ہے؟

لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَسۡرَعُ فِیۡ طَاعَۃِ اللہِ عَزَّوَجَلَّ ؎

اے مَردو اور عورتو! اللہ تمہیں آزمانا چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کون سرگرم ہے، کون شوق سے اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری کرتا ہے۔ جیسے نماز کا وقت آگیا تو نماز کی طرف دوڑتا ہے، رمضان شریف کا زمانہ آگیا تو روزہ رکھنے کے لیے آگے بڑھتا ہے، عورتیں سامنے آگئیں نظر کو بچالیا، مرد سامنے آگئے تو عورتیں بھی نظر کو نیچی کرلیں۔ جھوٹ، غیبت سے بچیں۔ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرماں برداری میں پیش پیش رہیں۔

اسماء عَزِیۡزٌ اور غَفُوۡرٌ ساتھ نازل ہونے کا راز

بس ایک آیت اور ہے وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ عزیز کا معنیٰ زبردست طاقت والا اور غفور کا معنیٰ بخشنے والا، معاف کرنے والا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ کی مغفرت کی تم لوگ قدر کرو، کیوں کہ طاقت والا جب کسی کو معاف کرتا ہے تو قدر ہوتی ہے۔ ایک آدمی کمزور ہے، ٹائیفائیڈ میں مبتلا ہے، وہ کسی کو کہہ دے کہ جاؤ میں نے تمہیں معاف کردیا، تو جس کو معاف کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ میاں! تم میں طاقت بھی ہے بدلہ لینے کی؟ تم میرا کیا کرلوگے؟ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں زبردست طاقت والا ہوں، میں جس عذاب میں چاہوں تم کو مبتلا کردوں، چاہوں تو تمہیں کتا، سور بنادوں اور جس مرض میں چاہوں مبتلا کردوں، پس میں اگر تمہارے جرم کو معاف کردوں تو تم میرا شکریہ ادا کرو۔ یہ آیات کی تفسیر ہوگئی۔

عورتوں کے لیے کچھ نصیحتیں

اب چند باتیں جلدی جلدی پیش کررہا ہوں۔ اِس کو غور سے سن لو! کیوں کہ اب

؎ روح المعانی: ۲۹/۵، الملک (۲)، دار احیاء التراث، بیروت

www.khanqah.org

مضمون ختم ہورہا ہے اور ہماری تقریر کی گاڑی اب اسٹیشن کے قریب پہنچ رہی ہے، لہٰذا عورتوں کے لیے کچھ نصیحتیں پیش کررہا ہوں:

شوہر کو راضی رکھنا

۱) شوہر کو ناراض مت کرو، اس کے ساتھ بد تمیزی سے زبان مت کھولو، ورنہ تمہارا سارا حج، ساری عبادت بے کار ہو جائے گی۔ حدیثِ پاک میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عورت اپنے شوہر کی نافرمانی کرے اور اُس کا دل دُکھادے، اُس کے بلانے پر نہ آئے اور شوہر ناراض ہو کر سو جائے تو ساری رات اُس عورت پر لعنت برستی ہے۔ اِس لیے شوہر کو ناراض مت کرو، کبھی غلطی ہو جائے تو معافی مانگ لو اور اس کو راضی کرلو، ورنہ رات بھر تم تسبیح پڑھتی رہو تو قبول نہ ہو گی۔ بعض اوقات بیوی دیکھتی ہے کہ شوہر تسبیح پڑھ رہا ہے تو وہ بھی تسبیح نکالتی ہے موٹے دانے کی، کہتی ہے کہ تم کیا ناراض ہو، میں بھی تسبیح ماروں گی، ایسا دانہ پڑھوں گی کہ تمہارے ہوش اُڑ جائیں گے، تم بڑے پیر صوفی بنتے ہو، ایسے موٹے دانے کی تسبیح اُلٹی پڑھوں گی کہ رونے کے لیے آنسو بھی نہیں ملیں گے۔ یہ آج کل مقابلہ چل رہا ہے۔ سوچ لو! ایسی باتوں سے شوہر کو ناراض کرنے سے رات بھر لعنت برستی ہے، لہٰذا بیویوں کو چاہیے کہ اپنے شوہروں کو راضی کرلیں، معافی مانگ لیں۔

ماں باپ سے شوہر کی شکایت نہ کریں

۲) اپنے ماں باپ کے یہاں جاکر اپنے شوہر کی شکایت مت کرو۔ اگر ماں باپ پوچھیں کہ تمہارا شوہر کیا تمہارے کپڑے بناتا ہے؟ تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ چیتھڑے بنا دیتا ہے اور اگر پوچھیں کہ تمہارے لیے جوتی لاتا ہے؟ تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ لیتڑے لے آتا ہے اور اگر پوچھیں کہ تمہارے لیے اچھے اچھے خوبصورت کچھ برتن لایا ہے؟ تو یہ مت کہو کہ ہاں کچھ ٹھیکرے لایا ہے۔ یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ میں سے میں نے انتخاب کیا ہے کہ عورتوں کے اندر ناشکری کا مرض ہوتا ہے۔ اور ناشکری بہت خطرناک چیز ہے۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بہت سی عورتیں شوہر کی ناشکری کرنے کی

وجہ سے اور اُس کی دی ہوئی چیز میں عیب نکالنے سے جہنم میں جائیں گی۔ تم شوہر سے راضی رہو۔ ان شاء اللہ پھر دیکھو جنت میں تمہیں کیا درجہ ملتا ہے۔

شوہر کی ناقدری اور ناشکری نہ کریں

۳) شوہر کی ناقدری مت کرو، اُس کی احسان منداور شکر گزار رہو۔ شوہر کا جیسا گھر ہو، جیسا وہ کھلائے، جیسا پلائے، جیسا پہنائے شکر ادا کرو کہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ ماں باپ سے جا کر کہو کہ الحمدللہ ہم بہت آرام سے ہیں۔ بلاوجہ ماں باپ سے کہہ کر اُن کا دل دُکھانا ہے۔ اگر کوئی تکلیف بھی پہنچ جائے تو ماں باپ سے مت کہو، دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے روؤ۔ اور میں آپ لوگوں کو ایک وظیفہ بتاتا ہوں۔

شوہر کا دل نرم کرنے کا وظیفہ

۴) اگر شوہر تمہیں ستاتا ہے، غصہ والا ہے، ذرا ذرا سی بات پر ڈانٹ لگاتا ہے تو ماں باپ سے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا، سوائے اِس کے کہ ماں باپ مقدمہ کر دیں گے، طلاق کی نوبت آجائے گی، تمہارا گھر برباد ہو جائے گا، بچے بھی چھوٹ جائیں گے، لہٰذا میں آپ کو ایک وظیفہ بتاتا ہوں کہ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دَم کر لو اور جب ہنڈیا پکاؤ تو اسی پانی سے پکاؤ اور پینے کے پانی پر بھی دَم کر دو۔ ان شاء اللہ تعالیٰ سارا گھر شانِ رحمت والا ہو جائے گا، غصے کی بیماری نکل جائے گی۔

جدہ سے میرے پاس ایک خط آیا کہ میری بیوی سے لڑائی ہے، بچوں سے لڑائی ہے، سب کو غصے کا مرض ہے۔ میں نے یہی لکھ دیا کہ جب دستر خوان بچھاؤ تو کھانے پر بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ پڑھ دیا کرو۔ ایک مہینے کے بعد جدہ سے خط آیا کہ جب سے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کھانے پینے پر دَم کر کے ہم لوگ کھا رہے ہیں سب کا غصہ ٹھیک ہو گیا، سب میں رحمت کا مادہ آ گیا۔ رَحۡمٰنۡ، رَحِیۡمۡ کے نام سے رحمت کا ظہور ہو گیا، دل میں شانِ رحمت غالب ہو گئی لہٰذا اگر آپ چاہتی ہیں کہ میرا شوہر رحم دل ہو جائے اور میرے بچوں پر بھی رحم کرے، غصے کی بیماری نکل جائے تو یہ وظیفہ سات مرتبہ،

www.khanqah.org

تینوں وقت، ناشتہ پر بھی کھانے پر بھی اور رات کو بھی کھانے پر پڑھو، پھر دیکھو ان شاء اللہ رحمت کی بارش ہو جائے گی۔ دوسرا وظیفہ شوہر کے سامنے یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ یہ چار نام دِل دِل میں پڑھتی رہو اور کھانے پینے پر بھی دَم کر دو۔ جب شوہر پانی مانگے، تو اس پانی پر سات مرتبہ یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ دم کر کے اپنے شوہر کو پلاؤ۔ اگر ساس ستا رہی ہو تو ساس کو بھی پلاؤ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھ کے بھی اور یہ وظیفہ بھی، ان شاء اللہ تعالیٰ ساس بیٹی کی طرح تمہیں ماننے لگے گی۔

ساس سے بنا کے رکھنا عقل مندی ہے

۵) لیکن تھوڑا سا یہ بھی خیال رکھو کہ ساس سے لڑو مت، ورنہ پھر سوچ لو کہ تمہیں بھی ساس بننا ہے۔ اگر آج ساس سے لڑو گی تو کل تمہاری بہو تم سے لڑے گی۔ ساس نے تمہارے شوہر کو پالا ہے، پندرہ بیس سال پرورش کی ہے۔ اب اگر تم اُس کی بیوی ہو تو اِس کے یہ معنیٰ تھوڑی ہیں کہ تم ہر وقت شوہر کے کان میں کانا پھوسی کرو اور ماں باپ کی محبت کم کر دو۔ نہیں! ماں باپ کی محبت زیادہ بڑھاؤ، اپنے شوہروں کو سمجھاؤ کہ ماں باپ کی عزت کریں، ان کا خیال رکھیں۔ حدیثِ پاک میں ہے جو اپنے بڑوں کا ادب کرتا ہے اُس کے چھوٹے بھی اس کا ادب کرتے ہیں۔ بڑوں کا ادب کر لو تو تمہارے چھوٹے بھی تمہارا ادب کریں گے۔ ایک ہاتھ سے دو دوسرے ہاتھ سے لو۔ ساس میں مان لو غصہ ہے، ہر وقت ٹر ٹر کرتی رہتی ہے تو دستر خوان پر ساس کو جو کھانا کھلاؤ سات مرتبہ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو۔ پانی پر بھی پڑھو، گرمی کا مہینہ ہے تو فریج میں دَم کر کے رکھ دو، مگر ساس کے سامنے نہ پڑھو ورنہ ساس دیکھے گی کہ کچھ پڑھ کے دَم کر رہی ہے تو فوراً ایک ڈنڈا اور لگائے گی اور کہے گی ارے! یہ کم بخت جادو بھی کر رہی ہے۔ تم تو بِسْمِ اللهِ پڑھو گی مگر شیطان بدگمانی ڈالے گا کہ دیکھو جادو کر رہی ہے، اس لیے جب ساس استنجا خانے چلی جائے یعنی جب ساس نہ دیکھ رہی ہو، اس وقت بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سات مرتبہ اور یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ سات مرتبہ بہت سے پانی پر جلدی سے دَم کر لو اور اس پانی کو فریج میں رکھ دو۔ ساس کو جب پیاس لگے اس کو وہی پانی پلاؤ، اُس کو مت بتاؤ کہ ہم نے کچھ دَم کیا ہے اور

www.khanqah.org

شوہر سے بھی چھپا کر اس کو پڑھو، ورنہ شوہر کو بھی شبہ ہو جائے گا کہ کوئی جادو گرنی ہے، پتا نہیں ہونٹ ہلا ہلا کر یہ کیا پڑھ رہی ہے۔ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَا سُبُّوۡحُ یَا قُدُّوۡسُ یَا غَفُوۡرُ یَا وَدُوۡدُ اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ یقین سے کہتا ہوں کہ جن کے شوہر ظلم کر رہے تھے اِس کی برکت سے آج وہ پیار اور محبت سے رہتے ہیں۔

بہشتی زیور کے ساتویں حصے کا مطالعہ

۶) اور بہشتی زیور کا ساتواں حصہ گجراتی زبان میں ہو، انگلش میں ہو، اردو میں ہو، اس کو آپ پڑھیں بار بار، مرد بھی پڑھیں اور خواتین بھی، اِس سے اخلاق درست ہوں گے، اس میں اصلاحِ اخلاق کی باتیں ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کو بے حد نفع ہو گا۔

فضول خرچی نہ کریں

۷) اور ساتویں نصیحت یہ ہے کہ اسراف اور فضول خرچی مت کرو۔ ایک بلب کی ضرورت ہے اور دس بلب جلا رکھے ہیں۔ کھانا ضرورت سے زیادہ پکا لیا، بعد میں اُس کو پھینک رہی ہیں اور کھانا کوڑے خانے میں جا رہا ہے، سخت بے ادبی اور ناشکری ہے۔ ناشکری سے نعمت چھین لی جاتی ہے۔ اس کا خیال رکھو کہ فضول خرچی نہ ہونے پائے۔ شوہر کے مال کو اعتدال سے اور ضرورت پر خرچ کرو۔

شوہر سے زیادہ فرمائش نہ کریں

۸) اور آٹھویں نصیحت یہ ہے کہ کہیں شادی بیاہ ہو تو شوہر سے یہ مت کہو کہ نیا جوڑا بنوا دو، کیوں کہ مہینے میں اگر چار شادیاں ہوئیں تو اب بتاؤ! ہر شادی پر شوہر نیا جوڑا لائے؟ بے چارے پر کتنا بوجھ پڑے گا۔ کہاں سے اتنے رین لائے گا؟ اگر رین ہیں بھی اور مان لو شوہر مال دار ہے تو بھی جائز نہیں ہے، بلکہ شریعت کا حکم ہے، اللہ اور رسول کا حکم ہے کہ اپنے کو بنا سنوار کے گھروں سے مت نکلو کہ جس سے بے پردگی ہو۔ جس طرح زمانۂ جاہلیت میں عورتیں پھرا کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

www.khanqah.org

وَلَا تَبَرَّجۡنَ تَبَرُّجَ الۡجَاهِلِيَّةِ الۡاُوۡلٰی[۸]

تم قدیم زمانۂ جاہلیت کے دستور کے موافق مت پھرو، جیسے جاہلیت میں بے پردہ عورتوں کا شعار تھا، لہٰذا تم جاہلوں کی طرح اپنے کو بنا سجا کے باہر مت نکلو، شادی بیاہ میں سادے کپڑے پہن کے جاؤ۔ زیادہ سے زیادہ جو پرانے استعمال کے رکھے ہوئے ہیں اُن کو پہن کر جاؤ، نیا نیا جوڑا غیر مردوں میں پہن کر نکلنا حرام ہے، گناہِ کبیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دس دس جوڑے دیے ہیں، پورا بکس بھرا ہوا ہے، لیکن جہاں شادی میں جانا ہوا اب شوہر کی ٹانگ کھینچ رہی ہیں کہ لاؤ نیا جوڑا، ہم نیا جوڑا پہن کر جائیں گے تاکہ عورتوں میں ہماری ایک شان معلوم ہو۔ ارے! شان کپڑوں سے نہیں ہے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے میں ہے۔ عزت والا بندہ وہ ہے جس سے خدا راضی ہو، عزت والی بندی وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں۔ دیکھو! علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شعر مجھے یاد آگیا، اتنے بڑے بزرگ فرماتے ہیں۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

میری ماؤں، بہنو اور بیٹیو! سن لو! اِس کو سوچو کہ قیامت کے دن ہماری کیا قیمت لگے گی؟ ذرا اچھے کپڑے پہن لیے، چلو چند عورتوں نے تمہاری تعریف بھی کردی کہ اری بہن! بڑے اچھے کپڑے پہن کر آئی ہو، بس آپ پھول کر کُپّا ہوگئیں۔ بندیوں کی تعریف سے تمہیں خوشی ہوجائے اور اس کی فکر نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں میں کیسی ہوں، جبکہ شان دکھانے کے لیے لباس پہننا اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے۔ دیکھو! ایک لڑکی جس کی شادی ہونے والی تھی، اُس کی سہیلیوں نے سجایا، پھر سب لڑکیوں نے کہا کہ اے بہن! آج تم بڑی حسین معلوم ہوتی ہو، تو وہ لڑکی رونے لگی کہ تمہاری تعریف سے کیا ہوگا؟ جب میں بیاہ کے جاؤں گی اور میرا شوہر مجھے دیکھ کر خوش ہوجائے گا تب خوشی مناؤں گی۔ اس واقعے کو سن کر اللہ کے ایک ولی رونے لگے کہ اے دنیا والو! تم میری کتنی تعریف کرو لیکن اِس

[۸] الاحزاب:۳۳

تعریف سے میرا کوئی فائدہ نہیں، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جب ہم سے خوش ہوجائیں تو سمجھ لو آج ہماری قیمت ہے۔ انسانوں کی تعریفوں کے چکروں میں کیا پڑی ہوئی ہو، لہٰذا حکم شریعت کا سن لو کہ بالکل سادے لباس میں جاؤ، استعمال کیا ہوا لباس دوبارہ پہننا خلافِ شان نہیں ہے۔ شاندار لباس پہن کر جانا جہاں غیر مردوں کی نظر پڑجائے یہ غیرت کے بھی خلاف ہے، احتیاط کے بھی خلاف ہے، خصوصاً نئے جوڑے کی فرمائش کرنا یہ شوہر پر ظلم ہے کہ مہینے میں اگر چار شادیاں ہوتی ہیں تو ابھی بیس جوڑے تو تمہارے بکس میں رکھے ہوئے ہیں، لیکن چار جوڑے اور لائے نئے نئے۔ اگر شوہر مولوی ہے اور ایک ہزار رین تنخواہ پاتا ہے، پھر تو اُس بے چارے کی شامت ہی آجائے گی۔ مولویوں کی بیویوں کو تو اور زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

مال کا صحیح مَصرف

لیکن اگر شوہر مال دار ہے، تاجر ہے تو یہی پیسہ غریبوں کو دے دو، کسی غریب لڑکی کی شادی میں لگادو، غریبوں کی مدد کرو، خیرات کردو، کسی مسجد میں لگادو۔ مدرسہ میں لگادو، کوئی مولوی صاحب بے چارہ ہے، اُس کی بیٹی کی شادی ہے، ایک ہزار رین تنخواہ ہے، اس عالم کی مدد کرو، یہ پیسہ تمہارے کام آئے گا، یہ تمہاری کرنسی اور زرِ مبادلہ ٹرانسفر ہوجائے گا، قیامت کے دن اس کا تمہیں انعام مل جائے گا۔ جب حج کرنے جاتے ہو تو ریالوں کی فکر ہوتی ہے یا نہیں؟ زرِ مبادلہ یعنی فارن ایکسچینج کی فکر ہوتی ہے یا نہیں؟ پس جب مر کے اللہ تعالیٰ کے یہاں جانا ہے وہاں ہمیں کرنسی چاہیے۔ اس وقت یہ غریبوں کی مدد کام آئے گی۔ خوب کرنسی ٹرانسفر کرلو خصوصاً عالموں کی بیٹیوں کی شادی میں خاص خیال رکھو، کیوں کہ علماء کی تنخواہیں ہر جگہ کم ہیں، یہاں بھی کم ہیں، ایک ہزار رین عالم کی تنخواہ ہے۔ بتاؤ! ساڑھے تین سو کرایہ میں نکل گیا تو اب اس کے پاس کتنا رہ گیا؟ بتاؤ! ساڑھے چھ سو میں اپنی بیٹیوں کی شادی کیسے کرے گا اور اپنا مکان کیسے بنائے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو اگر دیا ہے تو اپنے محلے کی مسجد کے علماء کی مدد کرو۔ اگر آج جنوبی افریقہ والے صرف اپنے اپنے محلے کے علماء کی بیٹیوں کی شادی کرادیں اور ان کے لیے اپنا ہدیہ، تحفہ دے دیں کہ وہ ایک مکان بنالیں تو دیکھو جنت ان شاء اللہ تعالیٰ کیسے ملتی ہے۔ آج

www.khanqah.org

میں دیکھتا ہوں کہ علماء بے چارے ایک ہزار رین پارہے ہیں اور سیٹھ صاحب کا دس ہزار رین میں بھی کام نہیں چل رہا۔ کہتے ہیں مولانا کوئی دعا دیجیے برکت کی، مال دار ہونے کی، اور آمدنی بیس ہزار رین ہے پھر بھی ان کا کام نہیں چل رہا ہے اور مولوی بے چارہ ایک ہزار رین سے اگر کوئی پانچ سو رین بڑھانے کی فرمایش کردے تو کمیٹی میں شور مچ جاتا ہے۔ ان کمیٹی والوں سے پوچھو کہ تمہارا ماہانہ خرچہ کتنا ہے؟ اس لیے میری ماؤں، بہنو، بیٹیو! میں بتارہا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں زیادہ دیا ہے تب بھی شادی وغیرہ میں نئے نئے جوڑے کی فرمایش مت کرو۔ یہی پیسہ تم اللہ تعالیٰ کے لیے خرچ کردو اور جو تمہاری مسجد کے امام ہوں، مؤذن ہوں، علمائے دین ہوں اُن کی بیٹیوں کی شادی میں حصہ لو، اُن کے مکان بنانے کی فکر کرو۔

بغیر نکاح لڑکی کا منگیتر سے ملنا جُلنا حرام ہے

۹) یہاں آکر یہ معلوم ہوکر بہت سخت صدمہ ہوا کہ رشتہ طے ہوجانے کے بعد نکاح ہوئے بغیر منگیتر کو اپنی بیٹی کے سامنے کردیتے ہیں، اس کے ساتھ تنہائی میں رہنے اور گھومنے پھرنے کو بھیج دیتے ہیں۔ خوب سمجھ لو کہ رشتہ طے ہوجانے کے بعد جائز نہیں ہے کہ جب تک نکاح نہ ہوجائے تو ہونے والا داماد گھر میں گھسے، جب تک نکاح نہیں ہوجاتا وہ نامحرم ہے اور اس کے سامنے اپنی بیٹی کو پیش کرنا حرام ہے، گناہِ کبیرہ ہے اور بے غیرتی بھی ہے۔ اگر آپ کو فکر ہے تو نکاح کردو، دو منٹ میں نکاح ہوجائے گا۔ نکاح کے بعد اب اپنی بیٹی کو سامنے بھیجو، خالی رشتہ طے ہونے کے بعد کوئی شخص اپنی بیٹی سے ہونے والے داماد کو چائے نہیں بھیج سکتا، اس کے سامنے بے پردہ نہیں کرسکتا، لیکن میں یہاں دیکھ رہا ہوں کہ رشتہ طے ہوگیا، ابھی نکاح نہیں ہوا اور بیٹیاں اس کے سامنے آرہی ہیں اور چائے بھی لے جارہی ہیں اور گپ شپ بھی لگ رہی ہے، تنہائی میں باتیں بھی ہورہی ہیں، بلکہ غضب ہے کہ اس کے ساتھ تنہا سفر پر بھی جارہی ہیں۔ کیا یہ گناہِ کبیرہ نہیں ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو خریدنا نہیں ہے؟ یہی وجہ ہے کہ آج جس کو دیکھو پریشان ہے، ہر طرف پریشانی ہی پریشانی ہے، مال بہت ہے، سکون نہیں ہے۔ دنیا میں گناہوں سے عیش حاصل کرنے والے اور اللہ کی نافرمانی کرنے والے مرد اور عورت ہمیشہ پریشان رہتے

ہیں۔ گناہ سے کسی کو سکون اور چین نہیں ملتا، چین اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں رکھا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ ۙ

پس اے ایمان والو! مَرد ہو یا عورت، صرف اللہ ہی کی یاد سے تمہارے دل کو چین ملے گا، اطمینان ملے گا۔ وی سی آر، سینما، مَردوں کے سامنے بے پردہ پھرنا، اپنی بیٹیوں کو کالجوں میں پہنچانا اور ان کا عیسائی لڑکوں کے ساتھ ہنسنا بولنا، یہ سب عذاب ہے، کسی کو چین نہیں ہے، نہ لڑکے چین سے ہیں نہ لڑکیاں چین سے ہیں۔ آپ دیکھیے! طرح طرح کی بیماریاں، طرح طرح کی پریشانیاں موجود ہیں۔ اللہ پاک کو ناراض کرکے اپنے کو اور اپنی اولاد کو دوزخ میں بھیجنا اس سے بڑھ کر ہماری کیا بداخلاقی ہوگی۔ اگر خود تو حج کرکے حجن امّاں بن گئیں اور ابّا صاحب حاجی ابّا بن گئے اور تسبیح بھی خوب چل رہی ہے، مگر اولاد وی سی آر اور ٹیلی ویژن پر ننگی فلمیں دیکھ رہی ہے کہ لڑکا جس لڑکی کے ساتھ اور لڑکی جس لڑکے کے ساتھ چاہتی ہے چلی جاتی ہے، ہوٹلوں میں کھانا کھا رہی ہے، پارکوں میں جا رہی ہے، طرح طرح کی بے پردگی کے عذاب میں مبتلا ہے اور سب سے بڑا رونا تو یہ ہے کہ ابھی صرف منگنی ہوئی ہے یعنی شادی کی بات چیت ہوئی ہے، نکاح نہیں ہوا اور اس لڑکے کو اپنی بیٹی کے سامنے کرتے ہیں اور بات چیت کی اور اس کے ساتھ گھومنے پھرنے کی اجازت دیتے ہیں۔

اب بتائیے! یہ کتنا بڑا گناہ ہے، حرام ہے کہ کسی کی بیٹی اور بہن کو نکاح کے بغیر غیر آدمی دیکھ رہا ہے۔ اس کو گھر بلانا، اپنی بیٹی کو اس کے پاس چائے دے کر بھیجنا اور اس سے بات چیت کرنا کتنا بڑا جرم ہے۔ اگر آپ کو جلدی ہے تو ایک مولوی کو بلالو، نکاح کردو، رخصتی چاہے دو سال بعد کرو۔ اگر آپ کے پاس زیور کپڑے ابھی نہیں ہیں اور معاشرے کا خوف ہے، مخلوق کا خوف ہے تو رخصتی بعد میں کرلو، ورنہ اگر اللہ کا خوف ہوتا تو سادگی سے سنت کے مطابق ایک جوڑے میں رخصت کردیتے۔ بہرحال نکاح فوراً کردو تاکہ آپ کی بیٹی کا اس لڑکے کے سامنے آنا درست ہوجائے، ساتھ رہنا اور گھومنا پھرنا، ملنا جلنا سب درست ہوجائے،

۹ الرعد:۲۸

کیوں کہ نکاح کے بعد وہ اس کی بیوی ہو جائے گی۔ پاکستان میں بھی یہی وبا چل رہی ہے۔ بہت سے لڑکوں نے مجھ سے پوچھا کہ میری ہونے والی ساس اور ہونے والے سسر مجھے بلا رہے ہیں کہ آؤ ہمارے گھر میں دعوت کھاؤ، ہماری لڑکی سے بات چیت کرو۔ میں نے مسئلہ بتادیا کہ یہ شرعاً حرام ہے۔ جب تک نکاح نہ ہو جائے اس لڑکی سے بات چیت کرنا اس کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا گناہِ کبیرہ ہے، حرام ہے اور اللہ کے غضب کا راستہ ہے۔

اِن نافرمانیوں کی وجہ سے آج چین نہیں ہے، جدھر دیکھو بے چینی ہی بے چینی ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے کی بات کر رہا ہوں کہ غریب لوگ جن کے پاس تھوڑی سی زمین ہوتی تھی، اُن کے لڑکے جوان ہو کر بھی کوئی فکر نہیں کرتے تھے۔ رزق میں اللہ تعالیٰ نے ایسی برکت دی تھی کہ بیس بیس سال پچیس پچیس سال کے جوان کبڈی کھیلتے تھے۔ آج ہر آدمی کما رہا ہے مگر خرچہ پورا نہیں ہو رہا۔ میرا آنکھوں دیکھا حال ہے کہ چند بیگھا زمین ہے اور بس اور جناب جوان جوان بیٹے کبڈی کھیل رہے ہیں۔ ایسی برکت ہوتی تھی کہ اسی چند بیگھا میں بھینس بھی ہے، گائے بھی ہے، دودھ بھی پی رہے ہیں، دہی بھی کھا رہے ہیں۔ اور آج گھر گھر کا ایک ایک لڑکا کما رہا ہے مگر چین نہیں ہے، ساری دنیا سے چین چھنا ہوا ہے۔ چین تو اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے۔ ساری دنیا سے چین چھنا ہوا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کو خوش رکھتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ بھی خوش رکھتا ہے، اللہ کو جو ناراض رکھتا ہے خدا بھی اُس کے دل کو پریشان رکھتا ہے۔ سوچ لو اس کو۔

بلاضرورت نامحرموں سے گفتگو نہ کریں

۱۰) اب ایک بات اور سن لو کہ عورتیں بلا ضرورت غیر مَردوں سے بات نہ کریں، نہ بلاضرورت اپنی آواز کو غیر مَردوں کو سنائیں، نہ اتنا زور سے بولیں کہ محلے والے تک سن لیں۔ اگر ضرورت سے نامحرم سے بات کرنا ہو تو نرم آواز میں بات نہ کریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کے لیے آیت نازل ہوئی فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ[۱] اے نبی کی بیویو! بولنے میں تم نرم آواز سے بات نہ کرو۔ یعنی اگر بضرورت نامحرم مَرد سے بات کرنا پڑے تو اپنی فطری نرم آواز سے بات مت کرو، آواز کو تکلف سے بھاری کرلو یعنی فطری انداز

[۱] الاحزاب:۳۲

کو بدل کر گفتگو کرو اور صحابہ کو حکم ہو رہا ہے کہ اگر نبی کی بیبیوں سے تم کوئی بات پوچھو تو پردے کے باہر سے پوچھو۔ یہ نہیں کہ اندر منہ ڈال دیا، جیسے آج کل لڑکیوں کے مدرسے میں مہتمم صاحب دروازے کے اندر منہ ڈال کر لڑکیوں سے بات کر رہے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ صحابہ کرام سے فرما رہے ہیں:

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ[۱]

اور جب تم ان سے کوئی چیز مانگو تو پردے کے باہر سے مانگا کرو، مثلاً کوئی سودا سلف لانا ہے یا کوئی اور ضرورت کی بات پوچھنی ہے تو پردے کے باہر سے پوچھو۔

میں نے لڑکیوں کے مدرسے میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ مہتمم صاحب پردے کے اندر منہ ڈال کر لڑکیوں کو خوب دیکھ رہے ہیں اور باتیں کر رہے ہیں۔ میں نے اُن سے پوچھا کہ کیا یہ لڑکیاں آپ کی نامحرم نہیں ہیں؟ کیا ان سے پردہ فرض نہیں ہے؟ پرنسپل ہونے کے کیا یہ معنیٰ ہیں کہ لڑکیوں سے بے پردہ باتیں شروع کر دو؟

مدرسۃ البنات کے متعلق ضروری ہدایات

۱) جنوبی افریقہ، ہندوستان، ری یونین وغیرہ میں مدرسۃ البنات کا جائزہ لینے سے معلوم ہوا کہ احتیاط اِسی میں ہے کہ لڑکیوں کا دارالاقامہ قائم نہ کیا جائے، اس میں بڑے فتنے ہیں۔ لڑکیاں دن میں پڑھ کر اپنے گھروں کو چلی جائیں۔

۲) معلمات صرف خواتین ہوں جو لڑکیوں کو پڑھائیں۔ مَرد معلمین پردے سے بھی تعلیم نہ دیں، اِس میں بڑے فتنے سامنے آئے ہیں۔

۳) خواتین استانیوں سے مہتمم پردے سے بھی بات چیت یا کوئی ہدایت براہِ راست نہ دے، اپنی بیوی یا خالہ یا بیٹی سے استانیوں کو ہدایات اور تنخواہ وغیرہ کا اہتمام ضروری ہے اور مہتمم اور اولادِ مہتمم اور مَرد استاذ کے براہِ راست بات چیت کرنے سے مدرسۃ البنات کے بجائے عشق البنات میں اِبتلا کا اندیشہ ہے۔

---

[۱] الاحزاب:۵۳

www.khanqah.org

۴) کوشش کی جائے کہ پانچ سال سے نو سال تک کی عمر کی طالبات کو ناظرہ قرآنِ پاک، حفظ قرآنِ پاک اور تعلیم الاسلام کے چار (۴) حصے اور بہشتی زیور تک کی تعلیم پر اکتفا کیا جائے۔ اگر عالمہ نصاب پڑھانا ہو تو عربی کے مختصر نصاب سے تکمیل کرائیں، مگر شرعی پردے کا سخت اہتمام ضروری ہے، ورنہ لڑکیوں کے لیے بہتر یہ ہے کہ ناظرہ قرآنِ پاک، بہشتی زیور، حکایاتِ صحابہ وغیرہ پر اکتفا کیا جائے اور معلمات خواتین بھی باپردہ ہوں۔

۵) عالمہ نصاب کی لڑکیوں کو شوہر کے حقوق وآداب کا اہتمام سکھایا جائے اور عالم شوہر کی تلاش اُن کے لیے ہو، ورنہ اگر غیر عالم ہو تو دیندار ہونے کی شرط ضروری ہے خواہ ڈاکٹر یا انجینئر ہو۔

٦) پورے مدرسۃ البنات میں عورتوں کا رابطہ صرف عورتوں سے رہے۔ مہتمم اپنی محرم یعنی مثلاً بیوی یا والدہ اور بہن سے دریافتِ حالِ تعلیمی یا دریافتِ حالِ انتظامیہ کرے۔ اگر اتنی ہمت نہ ہو تو مدرسۃ البنات مت قائم کرو اور مدرسہ بند کرو، دوسروں کے نفع کے لیے خود کو جہنم کی راہ پر مت ڈالو۔ مخلوق کے نفع کے لیے لڑکیوں یا عورتوں کو پڑھانا یا پردہ سے بھی بات چیت کرنا فتنہ سے خالی نہیں۔

تجربہ سے معلوم ہوا ہے کہ پردے سے گفتگو کرنے والے بھی عشقِ مجازی میں مبتلا ہوگئے، لہٰذا اسلامتی کی راہ یہ ہے کہ خواتین سے ہر طرح کی دُوری رہے۔

ناخن پالش اور لپ اسٹک کا حکم

۱۱) دوسرا ضروری مسئلہ یہ بتانا ہے کہ جو عورتیں ناخن پالش استعمال کرتی ہیں تو جب تک وہ پالش نہیں چھوٹے گی نماز نہیں ہوگی کیوں کہ اس کی وجہ سے وضو نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب تک ہونٹوں سے لپ اسٹک نہیں چھوٹے گی وضو نہیں ہوگا، لہٰذا خوب سوچ لو اور ایسے پالش کو نالش کردو، ایسی پالش پر لعنت بھیجو، اگر دل چاہتا ہے تو ناخن پر مہندی لگا لو ورنہ ناخن پالش سے وضو نہیں ہوسکتا۔ خوب سمجھ لو!

میری ماؤں، بہنو، بیٹیو! خدا کے لیے اپنی جانوں پر رحم کرو، دوزخ کے عذاب سے اپنے کو بچاؤ، کسی وقت بھی اللہ بلا سکتا ہے، موت آنی ہے، ایک نہ ایک دن سب کو قبرستان جانا

www.khanqah.org

ہے، لہٰذا ناخن پالش اور ہونٹوں پر لپ اسٹک لگانے سے بچو۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ جو عورتیں پالش لگاتی ہیں تو پھر اس پالش کو چھڑاتی نہیں ہیں، اسی پر وضو کرلیتی ہیں، لہٰذا وضو ہوتا ہی نہیں جس کی وجہ سے نماز بھی نہیں ہوتی۔

عورتوں کا بال کٹوانا موجبِ لعنت ہے

۱۲) اسی طرح آج کل بعض لڑکیاں مَردوں کی طرح بالوں کو کٹوا رہی ہیں، پٹے رکھ رہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو عورت مَردوں کی شکل بنائے یا مَردوں کے جیسا لباس پہنے اُس پر خدا کی لعنت ہو، اور مَرد عورت کی شکل بنائے اُس پر بھی لعنت ہو۔ یہ بارہ نمبر ہوگئے۔

عورتیں پنڈلیاں اور ٹخنے چھپائیں

۱۳) اب تیرہواں نمبر سنو! عورتوں کو پنڈلی کھولنا حرام ہے۔ آج کل لڑکیاں کرتا تو لمبا پہن رہی ہیں، لیکن پنڈلیاں کھلی رکھتی ہیں حالاں کہ عورتوں کا تو ٹخنہ بھی چھپنا چاہیے۔ مَردوں کے لیے ٹخنہ کھولنا واجب ہے اور ٹخنہ چھپانا حرام ہے اور عورتوں کے لیے یہ حکم ہے کہ اپنا ٹخنہ چھپائے رکھیں، چناں چہ جن کی پنڈلیاں کھلی ہیں سب اللہ کی لعنت میں مبتلا ہیں۔ خدا کا عذاب کسی وقت بھی پڑ سکتا ہے۔

شوہر کے بھائی سے پردے کا حکم

۱۴) اور چودھویں نصیحت یہ ہے کہ شوہر کے بھائی سے پردہ ضروری ہے۔ شوہر کے بھائی سے پردہ اتنا واجب ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک عورت نے پوچھا کہ کیا ہم اپنے شوہر کے بھائی سے پردہ کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شوہر کا بھائی تو موت ہے موت۔ یعنی جتنا موت سے ڈرتی ہو شوہر کے بھائی سے اتنا ہی ڈرو۔ یعنی بہت زیادہ احتیاط کرو۔ آج کل دیور سے پردہ نہ کرنے کے باعث بے شمار فتنے پیدا ہورہے ہیں۔ شوہر کا بھائی بھی یہ سمجھنے لگتا ہے کہ آدھی بیوی میرے بھائی کی، آدھی میری، ففٹی ففٹی اپنا حق

سمجھتا ہے۔ اسلام کے اندر اس بات کی کہاں گنجایش ہے۔ شوہر کے بھائی سے پوری احتیاط کرو، پردہ کرو۔ اگر بھائی ناراض ہوتا ہے ہونے دو۔ اللہ تعالیٰ کو راضی رکھو۔

سارا جہاں خلاف ہو پروا نہ چاہیے
پیشِ نظر تو مرضی جانانہ چاہیے

پھر اس نظر سے جانچ کے تو کر یہ فیصلہ
کیا کیا تو کرنا چاہیے کیا کیا نہ چاہیے

مَردوں کو چاہیے کہ اپنی بیویوں کو اپنے بھائی کو نہ دیکھنے دیں اور بھائی کی ناراضگی کی پروانہ کریں، کیوں کہ خون کا رشتہ تو آپ سے ہے نہ کہ بھاوج سے اور آپ صلۂ رحمی کا حق ادا کر رہے ہیں تو پھر شکایت کیسی؟

بیوی کی بہن سے پردے کا حکم

اِسی طریقے سے شوہر کو بھی حکم ہے کہ اپنی بیوی کی بہن جس کو سالی کہتے ہیں، اُس سے پردہ کرے اور اس کو بے پردہ سامنے نہ آنے دے۔ سالی عموماً کم عمر ہوتی ہے اس کے عشق میں مبتلا ہو کر کتنے لوگ فتنے میں مبتلا ہوگئے، اس لیے شوہر پر بھی فرض ہے کہ جب بیوی کی بہن آئے تو اس سے پردہ کرے، اس سے گپ شپ نہ لڑائے، یہ سب گناہِ کبیرہ ہے، لہٰذا حرام ہے۔ وہ اپنی بہن کے ساتھ رہے اور بہنوئی کے سامنے نہ آئے اور اگر بیوی کہیں چلی گئی تو بیوی کی بہن کے ساتھ تنہائی جائز نہیں ہے۔

بالوں کے پردے کا حکم

۱۵) پندرہ نمبر کی نصیحت۔ عورتوں پر بالوں کا پردہ فرض ہے۔ جو عورتیں اتنا باریک دوپٹہ پہن کر نماز پڑھتی ہیں کہ بالوں کی سیاہی باہر سے جھلکتی ہے تو ان کی نماز نہیں ہوتی، لہٰذا میری ماؤں، بہنو، بیٹیو! خوب سمجھ لو۔ اگر گرمی کا مہینہ ہے اور موٹے دوپٹے میں آپ کو گرمی لگتی ہے تو نماز کے لیے ایک موٹا دوپٹہ الگ رکھو جو اتنا موٹا ہو کہ جس سے بالوں کی سیاہی باہر سے نہ جھلکے، بس کافی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ٹاٹ اور بورے سر پر رکھو، میں

www.khanqah.org

تو آپ کو آرام کا نسخہ بتارہاہوں۔ میں نے اپنے گھر میں اپنی اہلیہ، بہو وغیرہ کو بھی یہی بتا رکھاہے، ان کا نماز کے لیے ایک دوپٹہ کھونٹی پر ٹنگارہتاہے جو اتناموٹاہوتاہے کہ جس سے بالوں کی سیاہی نظر نہ آئے، لہٰذا یہ مسئلہ خوب سمجھ لو کہ جس دوپٹے سے سر کے بالوں کی سیاہی نظر آئے اس سے نماز نہیں ہوتی۔

باریک لباس کی حرمت

۱۶) نصیحت نمبر سولہ۔ ایسا باریک لباس پہننا جس سے کہ سینہ، کمر یا ٹانگیں نظر آئیں حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

گھر سے برقعہ پہن کر نکلو

۱۷) نصیحت نمبر سترہ۔ گرمی کے خوف سے برقعہ اُتار کر پھینک دینا اور چہرہ کھول کر مارکیٹنگ کرنا، یہ عورت کے لیے جائز نہیں ہے۔ جہاں جاناہے برقعہ سے جاؤ، برقعہ پہنے بغیر گھر سے مت نکلو، بازار سے ضرورت کا سامان اپنے مَردوں سے منگوالو۔ عورتوں کو بلاضرورتِ شدیدہ باہر نہیں نکلنا چاہیے۔ اِسی طرح دس سال کی لڑکیوں کو ایسے اسکولوں کے لباس میں جو یونی فارم کہلاتے ہیں باہر بھیجنا جائز نہیں ہے۔ حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لڑکی کو سات سال کی عمر سے پردہ شروع کرائیں، تھوڑا تھوڑا کرکے عادت ڈلوائیں۔ اس کے بعد دس سال کی جب ہوجائے تو بے پردہ بالکل باہر مت نکلنے دو۔ آئے دن کتنے فتنے ہوتے رہتے ہیں، لڑکیاں اغواہوجاتی ہیں، یہاں عیسائی لڑکے مسلمان لڑکیوں کو پھنسالیتے ہیں، ہندوؤں کے ساتھ شادیاں کرلیتی ہیں۔ یہ سب بے پردگی کا وبال ہے۔ ایک طریقہ یہاں آج کل اور بھی ایجاد ہوا ہے کہ کوئی ہوٹل ہوتاہے وہاں لڑکے اور لڑکیاں جاتے ہیں اور رشتہ خود طے کرلیتے ہیں، ایک دوسرے کو پسند کرتے ہیں، اندازِ گفتگو دیکھتے ہیں کہ اس لڑکی کی باتیں کیسی لچک دار ہیں، شکل کیسی ہے؟ یہ سب حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ اپنی لڑکیوں کو نامحرم لڑکوں کے ساتھ باہر بھیجنا گویا بھیڑیوں کے سپرد کردیناہے۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ بہشتی زیور پڑھو اور اس پر عمل کرو، بہشت میں پہنچ جاؤ گی ان شاء اللہ۔ اس کا نام اِسی لیے بہشتی زیور ہے کہ جنت میں پہنچانے کا نسخہ ہے۔ بس چند باتیں عرض کردیں۔

www.khanqah.org

شرعی پردہ کن سے ہے؟

اور ہاں دیکھو! چچازاد بھائی، خالہ زاد بھائی، ماموں زاد بھائی یعنی ماموں کے بیٹوں سے، چچا کے بیٹوں سے، خالہ کے بیٹوں سے، پھوپھی کے بیٹوں سے پردہ کرنا واجب ہے لیکن آج ہمارے اُن گھرانوں میں بھی احتیاط نہیں ہے جو دیندار کہلاتے ہیں، ایسے ہی مَردوں کو خالہ زاد بہن، چچازاد بہن، ماموں زاد بہن، پھوپھی زاد بہن سے پردہ کرنا واجب ہے۔ اگر آپ کے پردہ کرنے سے خاندان میں کوئی ناراض ہوجائے تو ہوجانے دو، بس اپنے اللہ کو راضی رکھو۔

پاکستان آنے کے سولہ سال بعد جب میں کراچی سے الہ آباد گیا، تو میری خالہ کی لڑکیاں سامنے آنے لگیں۔ میں نے کہا: یہ کیا غضب کررہی ہو؟ خبردار! کوئی میرے سامنے نہ آئے، پردے میں رہو، جو تحفے تحائف کا دینا ہے سب کو خوب دوں گا، گھبراؤ نہیں۔ میں نے اُن کے بچوں کو پانچ پانچ روپیہ، دس دس روپیہ اور خالہ کی بیٹیوں کو سو سو روپیہ دے دیے، محض اس بنا پر کہ اُن کو یہ خیال نہ آئے کہ جو زیادہ مُلّا ہوجاتا ہے یعنی دیندار ہوجاتا ہے وہ پردہ کرا کے اپنی جان چھڑا لیتا ہے اور پیسہ بچا لیتا ہے۔ یہ مولانا لوگ کنجوس ہوتے ہیں، میں نے اسلام کی اور داڑھی کی عزت کے لیے ان کو خوب پیسہ دیا، تاکہ وہ مولویوں کو بُرا بھلا نہ کہیں اور دین کی عظمت دل میں پیدا ہو، تو میرے ہدیہ دینے سے سب خوش ہوگئے۔ پھر میں نے نرمی سے سمجھا دیا کہ تمہاری محبت ہمارے دل میں ہے، لیکن کیا کریں اللہ ورسول کا حکم ہے۔ تو اے میری خالہ کی بیٹیو! تم سے پردہ کرنا ہمارے اُوپر واجب ہے۔ عورتوں کے لیے خالہ کا بیٹا، ماموں کا بیٹا، چچا کا بیٹا، پھوپھی کا بیٹا سب نامحرم ہیں اور ان سب سے پردہ ضروری ہے۔

ملازمت...... عورت کے لیے ذِلت کا سامان

آہ! جس اسلام نے عورت کو اتنی عزت دی کہ اُس کی عصمت کی حفاظت کی خاطر بعض خون کے رشتوں سے بھی پردہ کرایا اور اُس کو گھر کی مالکہ بنا کر عزت کے ساتھ بٹھایا، آج اُس کے نام لیوا اپنی ماں بہنوں کو ایئرپورٹوں پر، اسٹیشنوں پر، ہوائی جہازوں میں، ریڈیو پر نامحرموں کے سامنے رُسوا کررہے ہیں۔ ہوائی جہازوں میں ایئرہوسٹس کا نام دیا، لیکن فضائی ماسیاں بنادیا جو

غیر مَردوں کی خدمت کرتی ہیں اور آواز کو بہ تکلف نرم اور لچکدار بنا کر بولتی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں سے بڑھ کر کون ہو سکتا ہے جن کے لیے قرآن اُتر رہا ہے، جن کے لیے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت نازل ہوئی فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ نرم آواز سے بات مت کرو، آواز کو بہ تکلف بدل کر گفتگو کرو ورنہ کیا ہو گا؟ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ[۱۲] جن کے دل میں بیماری ہے وہ طمع کریں گے، دل میں خیالات آنے لگیں گے۔ لیکن آپ دیکھتے ہیں کہ ریڈیو میں کیسا چبا چبا کے عورتیں باتیں نشر کرتی ہیں کہ آدمی کے دل میں ان کی طرف میلان شروع ہو جاتا ہے۔ ایئرپورٹوں پر بھی یہی حال ہے۔ ہوائی جہاز کا وقت بتائیں گی تو معلوم ہوتا ہے کہ مَردوں کے دل کو مائل کرنے کے لیے ہی بول رہی ہیں۔ ارے بھئی! کافروں کا کیا ہے وہ تو مکلف ہی نہیں لیکن مسلمان عورت کی شان کے خلاف ہے کہ ایسی نوکری کرے، شریعت کے حکم کے علاوہ شرافتِ طبع کے بھی خلاف ہے کہ کوئی شریف زادی ایسی ذلیل ملازمت کرے۔ میں نے تقریر میں جو کچھ کہا ہے، ان شاء اللہ آپ کو بہشتی زیور میں سب لکھا ہوا مل جائے گا۔ اسی لیے کہتا ہوں کہ بہشتی زیور پڑھو، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بہشت میں چلی جاؤ گی ان شاء اللہ۔ پھر جنت میں جا کے دُعا دینا کہ کراچی سے ایک مُلّا آیا تھا ہمیں کیا کیا بتا گیا۔

اب دُعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیں اور ہماری ماؤں، بیٹیوں اور بہنوں کو پردۂ شرعی کی توفیق عطا فرمائے اور وی سی آر کی لعنت سے، ٹیلی ویژن کی لعنت سے اللہ ہمارے گھروں کو پاک کر دے اور ہماری بیٹیوں کو دس سال کے بعد بے پردہ اسکول بھیجنے سے بچنے کی توفیق عطا فرما۔ اے خدا! محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت پر، سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر رحم فرما دے۔ یا اللہ! یہ آج کیا ہو رہا ہے۔ اسلام کا خالی نام رہ گیا ہے، آج اسلام ہم سے چھینا جا رہا ہے، کس طرح سے رات دن سڑکوں پر عورتیں، لڑکیاں بے پردہ پھر رہی ہیں۔ اے خدا! ہم سب کو توفیق دے۔ اے اللہ! ہم سب کو اپنا خوف دے۔ جو کچھ بیان ہوا ہے اے اللہ! اس کو اپنی رحمت سے قبول فرما اور مجھ کو بھی اور میری ماؤں، بہنوں، بیٹیوں کو عمل کی توفیق عطا فرما دے۔ یا اللہ! موت کی یاد دل میں ڈال

---

[۱۲] الاحزاب:۳۲

www.khanqah.org

دے، قبر کی زندگی کی یاد ہمارے دلوں میں ڈال دے، قیامت کے دن اللہ کے سامنے جواب دینا ہے اور دوزخ کی آگ ہے، اس کا خوف عطا فرما۔ اے اللہ! ان سب چیزوں کا ہمیں یقین عطا فرما۔ ہماری دُنیا بھی بنادے، آخرت بھی بنادے اور اے اللہ! جن کے گھروں میں شرعی پردہ ہو جائے ان کی بیٹیوں کو نیک رشتہ عطا فرمادے، جن کے ماں باپ اپنی بیٹیوں کو بہشتی زیور پڑھائیں نیک بنائیں، اے اللہ! ان کو نیک شوہر عطا فرمادے۔ دیندار شوہر عطا فرمادے اور جو مرد داڑھی رکھ رہے ہیں اُن کو بھی یااللہ! ایسی بیویاں عطا کردے جو نیک ہوں، اللہ تعالیٰ ہم سب کو دُنیا میں بھی آرام سے رکھیے، سلامتیٔ اعضا سلامتیٔ ایمان سے زندہ رکھیے سلامتیٔ اعضا سلامتیٔ ایمان سے دنیا سے اُٹھائیے، ہماری دنیا بھی بنادیجیے کہ وہ پردیس ہے اور آخرت بھی اچھی کردیجیے کہ وہ ہماراوطن ہے۔ اے اللہ! آپ دونوں جہاں کے مالک ہیں، دُنیا کے بھی اور آخرت کے بھی، آپ ہمارے دونوں جہانوں کو سنوار دیجیے، آپ ہمارے مالک ہیں یااللہ! ابا اپنے بچوں کو پردیس میں بھی آرام سے رکھنے کی کوشش کرتا ہے اور وطن میں ان کے لیے مکان اور بلڈنگ بنانے کی فکر کرتا ہے۔ آپ تو ہمارے ربّا ہیں، ہمیں پردیس میں آپ نے بھیجا ہے، آپ ہماری دُنیا بھی بنادیجیے کہ ہم آرام سے رہیں، آپ کو خوب یاد کریں اور آپ کی نافرمانی سے بچیں اور ہماراوطن یعنی جنت بھی بنادیں کہ ایمان پر خاتمہ کرکے قیامت کے دن بے حساب بخشش فرماکر ہم کو بھی، ہماری ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں سب کو جنت میں داخل فرمادے۔ اے اللہ! اپنی رحمت سے ہمارے گناہوں کو معاف فرمادیجیے۔ اب تک جو نالائقیاں ہوئیں اُن کو معاف فرمادیجیے اور ہم سب کو اللہ والی زندگی عطا فرمائیے، استقامت علی الدین نصیب فرمائیے۔ اس گھر میں برکت نصیب فرمائیے جنہوں نے آپ کی باتوں کو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی باتوں کو سنانے کا انتظام کیا اور ہمیں بلایا۔ اے اللہ! بلانے والے کو بھی قبول فرما، مجھے بھی قبول فرما اور میرا وعظ بھی قبول فرما۔ سُننے والی خواتین اور مستورات جو آئی ہیں، اے اللہ! ان کو بھی قبول فرما اور ہم سب کو اپنا پیار، اپنی محبت نصیب فرما، آمین۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

www.khanqah.org

ولی اللہ بنانے والے چار اعمال

تعلیم فرمودہ

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

چار اعمال ایسے ہیں کہ جو ان پر عمل کرے گا مرنے سے پہلے ان شاء اللہ تعالیٰ ولی اللہ بن کر دنیا سے جائے گا۔ نفس پر جبر کر کے اللہ کو خوش کرنے کے لیے جو مندرجہ ذیل اعمال کرے گا اس کو پورے دین پر عمل کرنا آسان ہو جائے گا اور وہ اللہ کا ولی ہو جائے گا۔

۱) ایک مٹھی داڑھی رکھنا

بخاری شریف کی حدیث ہے:

خَالِفُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَفِّرُوا اللُّحٰى وَاحْفُوا الشَّوَارِبَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا حَجَّ اَوِاعْتَمَرَ قَبَضَ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَمَا فَضَلَ اَخَذَهٗ

ترجمہ: مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو بڑھاؤ اور مونچھوں کو کٹاؤ اور حضرت ابنِ عمر جب حج یا عمرہ کرتے تھے تو اپنی داڑھی کو اپنی مٹھی میں پکڑ لیتے تھے پس جو مٹھی سے زائد ہوتی تھی اس کو کاٹ دیتے تھے۔

بخاری شریف کی دوسری حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللُّحٰى

ترجمہ: مونچھوں کو خوب باریک کتراؤ اور داڑھیوں کو بڑھاؤ۔

پس ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ جس طرح وتر کی نماز واجب ہے، عید الفطر کی نماز واجب ہے، بقرہ عید کی نماز واجب ہے، اسی طرح ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے اور چاروں اماموں کا اس پر اجماع ہے، کسی امام کا اس میں اختلاف نہیں۔ علامہ شامی تحریر فرماتے ہیں:

أَمَّا أَخْذُ اللِّحْيَةِ وَهِيَ مَادُوْنَ الْقَبْضَةِ كَمَا يَفْعَلُهُ
بَعْضُ الْمَغَارِبَةِ وَمُخَنَّثَةُ الرِّجَالِ فَلَمْ يُبِحْهُ أَحَدٌ

ترجمہ: داڑھی کا کتر انا جبکہ وہ ایک مٹھی سے کم ہو جیسا کہ بعض اہل مغرب
اور ہیجڑے لوگ کرتے ہیں کسی کے نزدیک جائز نہیں۔

حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ بہشتی زیور جلد ۱۱، صفحہ ۱۱۵ پر تحریر فرماتے ہیں کہ داڑھی کا منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں، اور داڑھی داڑھ سے ہے اس لیے ٹھوڑی کے نیچے سے بھی ایک مٹھی ہونی چاہیے اور چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے بھی ایک مٹھی ہونا چاہیے یعنی تینوں طرف سے ایک مٹھی داڑھی رکھنا واجب ہے۔ بعض لوگ سامنے یعنی ٹھوڑی کے نیچے سے تو ایک مٹھی رکھ لیتے ہیں لیکن چہرے کے دائیں اور بائیں طرف سے کترا دیتے ہیں، خوب سمجھ لیں کہ داڑھی تینوں طرف سے ایک مٹھی رکھنا واجب ہے، اگر ایک طرف سے بھی ایک مٹھی سے چاول برابر کم یعنی ذرا سی بھی کم ہوگی تو ایسا کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔

۲) ٹخنے کھلے رکھنا

پاجامہ، شلوار، لنگی، جبہ اور اوپر سے آنے والے ہر لباس سے ٹخنوں کو ڈھانپنا مردوں کے لیے حرام اور کبیرہ گناہ ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ

ترجمہ: ازار (پاجامہ، لنگی، شلوار، کرتہ، عمامہ، چادر وغیرہ)
سے ٹخنوں کا جو حصہ چھپے گا دوزخ میں جائے گا۔

معلوم ہوا کہ مردوں کے لیے ٹخنے چھپانا کبیرہ گناہ ہے کیوں کہ صغیرہ گناہ پر دوزخ کی وعید نہیں آتی۔

۳) نگاہوں کی حفاظت کرنا

اس معاملے میں آج کل عام غفلت ہے۔ بد نظری کو لوگ گناہ ہی نہیں سمجھتے حالاں کہ

www.khanqah.org

نگاہوں کی حفاظت کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ

ترجمہ: اے نبی! آپ ایمان والوں سے کہہ دیجیے کہ اپنی بعض نگاہوں کی حفاظت کریں۔

یعنی نامحرم لڑکیوں اور عورتوں کو نہ دیکھیں۔ اسی طرح بے داڑھی مونچھ والے لڑکوں کو نہ دیکھیں یا اگر داڑھی مونچھ آ بھی گئی ہے لیکن ان کی طرف میلان ہوتا ہے تو ان کی طرف بھی دیکھنا حرام ہے۔ غرض اس کا معیار یہ ہے کہ جن شکلوں کی طرف دیکھنے سے نفس کو حرام مزہ آئے ایسی شکلوں کی طرف دیکھنا حرام ہے۔ حفاظتِ نظر اتنی اہم چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں عورتوں کو الگ حکم دیا يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ اپنی نگاہوں کی حفاظت کریں، جب کہ نماز روزہ اور دوسرے احکام میں عورتوں کو الگ سے حکم نہیں دیا گیا بلکہ مردوں کو حکم دیا گیا اور عورتیں تابع ہونے کی حیثیت سے ان احکام میں شامل ہیں۔

اور بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَى الْعَيْنِ النَّظَرُ

ترجمہ: آنکھوں کا زنا ہے نظر بازی۔

نظر باز اور زناکار اللہ کی ولایت کا خواب بھی نہیں دیکھ سکتا جب تک کہ اس فعل سے سچی توبہ نہ کرے۔ اور مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے:

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بد نظری کرنے والے پر
اور جو خود کو بد نظری کے لیے پیش کرے۔

پس ناظر اور منظور دونوں پر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی بد دُعا فرمائی ہے۔ بزرگوں کی بد دعا سے ڈرنے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ڈریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے صدقے ہی میں بزرگی ملتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی حسین پر نظر پڑ جائے تو فوراً ہٹا لو ایک لمحہ کو اس پر نہ رُکنے دو۔ پس قرآنِ پاک کی مندرجہ بالا آیاتِ مبارکہ اور

احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں بد نظری کرنے والے کو تین بُرے القاب ملتے ہیں:

۱)... اللہ ورسول کا نافرمان ۲)... آنکھوں کا زناکار ۳)... ملعون

۴) قلب کی حفاظت کرنا

نظر کی حفاظت کے ساتھ دل کی بھی حفاظت ضروری ہے۔ بعض لوگ نگاہِ چشمی کی تو حفاظت کرلیتے ہیں لیکن نگاہِ قلبی کی حفاظت نہیں کرتے یعنی آنکھوں کی تو حفاظت کرلیتے ہیں لیکن دل کی نگاہ کی حفاظت نہیں کرتے اور دل میں حسین شکلوں کا خیال لاکر حرام مزہ لیتے ہیں، خوب سمجھ لیں کہ یہ بھی حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

یَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہاری آنکھوں کی چوری کو
اور تمہارے دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔

ماضی کے گناہوں کے خیالات کا آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے۔ اگر گندا خیال آجائے تو اس پر کوئی مؤاخذہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہوجانا یا پرانے گناہوں کو یاد کرکے اس سے مزہ لینا یا آیندہ گناہوں کی اسکیمیں بنانا یا حسینوں کا خیال دل میں لانا یہ سب حرام ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں اور ان حرام کاموں سے بچائیں جس کی برکت سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا۔

مذکورہ بالا اعمال پر توفیق کے لیے چار تسبیحات

مذکورہ بالا چار حرام کاموں سے بچنے کے لیے مندرجہ ذیل چار وظائف ہیں جن کے پڑھنے سے روح میں طاقت آئے گی اور جب روح طاقت ور ہوجائے گی تو گناہوں سے بچنا آسان ہوجائے گا: ایک تسبیح (۱۰۰ بار) لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) اَللہُ اَللہُ پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) استغفار کی پڑھیں۔ ایک تسبیح (۱۰۰ بار) دُرود شریف کی۔

میاں بیوی کا تعلق بظاہر دنیا کی ایک ضرورت نظر آتی ہے لیکن اگر اس تعلق کو اللہ کے احکام کے مطابق قائم رکھا جائے تو یہ تعلق جنت حاصل کرنے کا آسان ذریعہ بن جاتا ہے۔اسی لیے اللہ اور اس کے رسول نے اس تعلق کو بہت اہمیت دی ہے اس کے ساتھ ساتھ یہ تعلق معاشرے کے اخلاقی استحکام کا بنیادی جز بھی ہے۔مغربی معاشرہ اسلام کے پیش کردہ اس پاکیزہ تصور سے خالی ہے اور یہی اس کی اخلاقی تباہی کی سب سے بڑی وجہ ہے۔شیطان کو اپنے شاگردوں کے جس کام سے سب سے زیادہ خوشی ہوتی ہے وہ میاں بیوی کے درمیان تعلقات کا خاتمہ ہے۔

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وعظ ''حقوق الرجال'' میں اس اہم معاشرتی مسئلہ کو اپنے تجربے اور اسلام کے بیان کردہ احکامات کی روشنی میں نہایت عام فہم اور دل پر اثر کرنے والے انداز میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ میاں بیوی اپنے اپنے ذمے عائد حقوق کو پہچان کر اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر ان پر عمل کریں تو ہر گھر دنیا ہی میں جنت کا نمونہ بن سکتا ہے۔

www.khanqah.org

AW063

ناشر

کتب خانہ مظہری